کامیاب اشاعت کے 17 سال

کسانوں کی اپنی دنیا

کسان ورلڈ

قائم شدہ 2010

اکتوبر 2026

چیف ایڈیٹر

چوہدری فتخار سندھو

قائد اعظم گولڈ میڈلسٹ

سینئر صحافی / ٹی وی اینکر

- گندم کی نئی اقسام اور ان کی خصوصیات
- سٹھڑی توریا 75 سے 80 دن میں تیار
- مارک 6 کھاد زراعت میں ایک نیا انقلاب
- جانوروں کا دودھ اور گوشت بڑھائیں
- ادویاتی پوداجات لگائیں لاکھوں کمائیں

Four Brothers GROUPPAKISTAN | Tara Group PAKISTAN | BAYER | سرسبز | ALI AKBAR GROUP PAKISTAN | SUNCROP GROUP | Comega | Auriga Group innovative agriculture... | Sayban GROUP

Legend Crop sciences | syngenta | CORTEVA agriscience | MTL | AGTL | FFC | RACHNA AGRI BUSINESS | HS | SALAAR AGRO

پاکستان کا مقبول ترین زرعی میگزین، لاکھوں کسانوں تک براہ راست رسائی

کسانوں کی اپنی دنیا

ماہنامہ

کسان ورلڈ

لاہور

قائم شدہ 2010ء

جلد نمبر 17 | اکتوبر 2026 | شمارہ نمبر 10

www.kisanworldmagazine.com

چیف ایڈیٹر

چوہدری افتخار سندھو

(قائداعظم گولڈ میڈلسٹ)

ٹی وی اینکر / سینئر صحافی

0322-6780242

چیف ایڈوائزر (اعزازی)

پروفیسر ڈاکٹر رائے نیاز احمد

(سابق وائس چانسلر، پیر مہر علی شاہ
بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی)

مجلس مشاورت (اعزازی)

میاں محمد اختر

ڈاکٹر محمد اعجاز تبسم — پروفیسر ذوالفقار ورک

ڈاکٹر آصف علی — رانا قدیر احمد خاں

رانا توصیف اقبال — فضل حسین سولنگی

سرکولیشن مینجر

ناصر عظیم

0322-4450787

مارکیٹنگ مینجر

محمد عمران

0322-4870572

گرافکس ڈیزائنر

محمد ابوبکر

سینئر لیگل ایڈوائزر (اعزازی)

چوہدری احمد مسعود گجر

(ایڈوکیٹ سپریم کورٹ)

سابق ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

لیگل ایڈوائزر (اعزازی)

عبدالرحمٰن انصاری

(ایڈوکیٹ سپریم کورٹ)

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	نیا سیزن نئی امنگ نئی ترنگ (اداریہ)	3
2	حضرت علی شیر خدا (ولادت سے شہادت تک)	4
3	گندم کی نئی اقسام اور ان کی نمایاں خصوصیات	6
4	اکتوبر میں کاشت ہونے والی فصلیں اور سبزیاں	8
5	مارک 6 زراعت میں ایک نیا انقلاب	9
6	موسم سرما کے چارہ جات (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	11
7	سٹھڑی توریا (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	14
8	چنا کی کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	15
9	بارانی علاقوں کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات	17
10	مونگ اور ماش کی بیماریاں اور کیڑے مکوڑے	19
11	جانوروں کا دودھ اور گوشت بڑھانے والا جانور مصالحہ	20
12	سفید زیرہ کی کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	22
13	سونف کی کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	24
14	اسپغول کی کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	26
15	تخم بالنگو کی کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	28
16	اجوائن کی کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	30
17		32

تمام اشتہارات اور مضامین مفاد عامہ میں شائع کیے جاتے ہیں۔ ادارہ کسی تحریر یا اشتہار کے نتائج کا ذمہ دار نہ ہے لہٰذا اس حوالے سے کوئی ادارہ یا انفرادی شخص چیف ایڈیٹر یا انتظامیہ یا پرنٹر و پبلشر کے خلاف کسی قانونی چارہ جوئی کا مجاز نہ ہے۔

آفس 218-A رضوان بلاک اعوان ٹاؤن لاہور

قیمت فی شمارہ 300 روپے، سالانہ خریداری فیس بذریعہ ڈاک 3000 روپے

سعودی عرب، یو اے ای، قطر، کویت، بحرین، اومان — 1000 سعودی ریال

جاپان، ہانگ کانگ، جنوبی کوریا، ملائشیا، انڈونیشیا — 300 امریکی ڈالر

بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، بھوٹان، نیپال — 200 امریکی ڈالر

برطانیہ، یورپ، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، افریقہ، ناروے — 400 امریکی ڈالر

پبلشر و چیف ایڈیٹر چوہدری افتخار سندھو نے بینکوئیٹ پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور سے چھپوا کر 218، اے رضوان بلاک اعوان ٹاؤن لاہور سے شائع کیا

اداریہ

نیاموسم نئی امنگ نئی ترنگ

اکتوبر کا مہینہ پاکستان خصوصاً پنجاب کے زرعی منظر نامے میں ایک انتہائی اہم، منفرد اور مصروف ترین مہینے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب موسم اپنی کروٹ بدل رہا ہوتا ہے، گرمی کی شدت دم توڑ چکی ہوتی ہے اور خنکی کا احساس زمین کو ایک نئی انگڑائی لینے پر آمادہ کرتا ہے۔ زرعی اصطلاح میں یہ مہینہ ایک فصل کے اختتام اور دوسری عظیم فصل کی شروعات کا سنگم ہے۔ ایک طرف کسان خریف کی فصلوں کپاس، دھان مکئی، کی کٹائی اور سنبھال میں مصروف ہے تو دوسری طرف ربیع کی ملکہ یعنی گندم کی بوائی کیلئے زمین کی تیاری شروع کر چکے ہوتے ہیں۔ یہ وقت صرف محنت کا نہیں بلکہ انتہائی سوجھ بوجھ، دانشمندی اور سائنسی بنیادوں پر فیصلے کرنے کا ہے۔ یہ وقت خریف کے الوداع اور ربیع کا استقبال ہے۔ پچھلے چند ماہ ہمارے کاشتکاروں کیلئے ماحولیاتی تبدیلیوں، پانی کی غیر یقینی صورتحال اور زرعی مداخل کھاد، بیج، ڈیزل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث کافی کٹھن رہے تاہم کسان کی ہمت اور مٹی سے اس کی وفاداری ہمیشہ کی طرح اس بار بھی رنگ لائی۔ چاول اور کپاس کی فصلوں کی کٹائی کے دوران کاشتکاروں کو چاہیے کہ وہ جدید ترین زرعی مشینری جیسا کہ کمبائن ہارویسٹر کا استعمال کریں تاکہ فصل کا ضیاع کم سے کم ہو۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم ماضی کے تجربات سے سیکھتے ہوئے آنے والی ربیع کی فصلوں کی منصوبہ بندی کریں۔ گندم ہماری غذائی خود مختاری کی ضامن ہے۔ گزشتہ برسوں کے ریکارڈ بتاتے ہیں کہ گندم کی بروقت کاشت ہی بمپر کراپ کی کلید ہے۔ اکتوبر کا آخری عشرہ اور نومبر کا پہلا پندرھواڑہ گندم کی کاشت کیلئے سنہری وقت ہے۔ اس عرصے میں کاشت کی گئی گندم کو بڑھوتری اور سٹہ بننے کیلئے پورا ماحول ملتا ہے جس سے فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ آج کا دور روایتی طریقوں سے ہٹ کر "سمارٹ فارمنگ" یا ڈیجیٹل زراعت کی طرف گامزن ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ اب وہ وقت گزر گیا جب صرف پانی اور کھاد کی کثرت سے پیداوار بڑھائی جاتی تھی۔ اب ہمیں "کم لاگت، زیادہ پیداوار" کا فارمولا اپنانا ہوگا۔ گندم یا کسی بھی دوسری فصل کی کاشت سے قبل اپنی زمین کی مٹی کا معائنہ لازمی کروائیں۔ یہ معائنہ آپ کو بتائے گا کہ آپ کی زمین کو کس کھاد کی کتنی ضرورت ہے۔ اندھا دھند کھادوں کا استعمال نہ صرف پیسے کا ضیاع ہے بلکہ زمین کی زرخیزی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ محکمہ زراعت اور منظور شدہ اداروں کے تیار کردہ اعلیٰ معیار کے بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت رکھنے والے بیجوں کا انتخاب کریں۔ یاد رکھیں! اچھا بیج اچھی پیداوار کا ضامن ہوتا ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے باعث پانی کی قلت ایک حقیقت بن چکی ہے۔ اس لئے ہمیں ڈرپ اریگیشن اور لیزر لینڈ لیولنگ جیسی ٹیکنالوجیز کو اپنانا ہوگا تاکہ پانی کا ایک ایک قطرہ قیمتی اثاثہ بن سکے۔ اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں پنجاب کے کئی اضلاع کو ایک سنگین چیلنج کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ ہے سموگ۔ دھان (چاول) کی کٹائی کے بعد پرالی کو آگ لگانا اس فضائی آلودگی کی بڑی وجہ بنتا ہے۔ یہاں ہمیں بطور ذمہ دار کسان اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ پرالی کو جلانا نہ صرف ماحول کو زہریلا بناتا ہے اور انسانی صحت خصوصاً بچوں اور بزرگوں کے سانس کے امراض کیلئے جان لیوا ثابت ہوتا ہے بلکہ یہ زمین کے دوست کیڑوں اور مٹی کے نامیاتی مادوں کو بھی جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ ہماری کاشتکاروں سے پرزور اپیل ہے کہ وہ پرالی کو جلانے کے بجائے جدید مشینری جیسے "ہیپی سیڈر" یا "رائس اسٹرا چاپر" کا استعمال کریں یا اسے زمین میں ہی دبا کر نامیاتی کھاد میں تبدیل کریں۔ حکومت کی جانب سے بھی اس سلسلے میں رعایتی نرخوں پر مشینری فراہم کی جارہی ہے جس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جانا چاہیے۔

اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
سینئر صحافی / ٹی وی اینکر / چیف ایڈیٹر

Back to Fehrist Page

حیدر کرار ... شیرِ خدا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریر: پروفیسر ذوالفقار علی ورک (فاروق آباد)

آپ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہاشمی قریشی ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی، آپ ﷺ کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے شوہر، نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی اور چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ کی مشہور کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے اور ابو تراب وہ پیاری کنیت ہے جو خود نبی کریم ﷺ نے آپ کو بہت ہی محبت سے عطا فرمائی تھی

ولادت اور پرورش:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت ابو طالب بن عبد المطلب اور والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کو یہ عظیم سعادت بھی حاصل ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ پرورش پائی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے بچپن ہی میں ان کی کفالت کا ذمہ لے لیا تھا اس لئے حضرت علی آپ ﷺ کے قریب ترین لوگوں میں سے تھے اور انہوں نے نبوت کے مبارک گھرانے میں بہترین تربیت پائی۔ مستند روایات کے مطابق بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت آپ ہی کو نصیب ہوئی۔

مکہ مکرمہ میں قربانیاں اور ہجرت:

جب مسلمانوں پر قریش کے مظالم کی شدت بڑھ گئی تو حضرت علی، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چٹان کی طرح ثابت قدم کھڑے رہے۔ ہجرت مدینہ کی رات جب مشرکین مکہ، رسول اللہ ﷺ کے گھر کے گرد جمع ہو گئے اور انہیں شہید کرنے کا ناپاک ارادہ کیا تو حضرت علی اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر نبی کریم ﷺ کے بستر مبارک پر سو گئے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس رکھی گئی لوگوں کی امانتیں ان کے مالکان کو بحفاظت واپس کیں اور پھر ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ سے جا ملے۔ مدینہ منورہ پہنچنے پر جب رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات یعنی بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی کو اپنا دنیا اور آخرت کا بھائی قرار دیا۔

غزوات میں بے مثال شجاعت:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ اپنی بے پناہ شجاعت، طاقت اور میدان جنگ میں ثابت قدمی کیلئے مشہور تھے۔ آپ نے غزوہ تبوک کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمام بڑے معرکوں میں شرکت کی، جن میں بدر، احد، خندق اور فتح مکہ نمایاں ہیں۔ غزوہ خیبر میں نبی کریم ﷺ نے اسلامی لشکر کا پرچم حضرت علی کو عطا فرمایا جس کے بعد اللہ نے مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب کی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ نے آپ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا تو فرمایا

"اے علی! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کی حضرت موسیٰ علیہما السلام سے تھی"

اسلام کے دفاع میں آپ کی تلوار اور شجاعت ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ آپ اپنی بے مثال دلیری، بہادری اور شجاعت کی بدولت حیدر کرار اور شیر خدا کہلائے۔ آپ نے معرکہ حق و باطل میں جرات و بہادری کی لازوال داستانیں رقم کیں

حضرت فاطمہ سے نکاح:

حضرت علی رضی کا نکاح رسول اللہ ﷺ کی سب سے پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک جوڑے کو حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم جیسی عظیم اولاد سے نوازا۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ کا گھرانہ اہل بیت کا وہ روشن گھرانہ تھا جس کا رسول اللہ ﷺ کے دل میں انتہائی اعلیٰ وارفع
مقام تھا

خلفائے راشدین کے دور میں آپ کا مقام:

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو غسل دینے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ ہمیشہ اسلامی ریاست کے معاملات میں خلفائے راشدین کے دست راست رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی کے ادوار خلافت میں حضرت علی کو ایک ممتاز مشیر، عالم اور قاضی کی حیثیت حاصل تھی۔ حضرت عمر اکثر مشکل فقہی مسائل میں حضرت علی کی فہم و فراست پر مکمل بھروسہ کرتے تھے

آپ کا دورِ خلافت:

سن 35 ہجری میں تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ کی مظلومانہ شہادت کے بعد مسلمانوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی۔ آپ کی خلافت کا دور مسلمانوں کی تاریخ کے کٹھن ترین ادوار میں سے تھا کیونکہ اس میں کئی فتنے رونما ہوئے اور جنگ

جمل و صفین جیسے دلخراش واقعات پیش آئے۔
ان تمام تر سنگین حالات کے باوجود خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے قیام عدل کو اپنا نصب العین بنائے رکھا۔ آپ اپنے علم، بہادری، فصاحت و بلاغت اور دنیا سے بے رغبتی میں اپنی مثال آپ تھے۔

خوارج کے خلاف موٗقف:

اندرونی خلفشار کے دوران خوارج نامی ایک انتہا پسند جماعت نمودار ہوئی جس نے مسلمانوں کا خون بہانا شروع کر دیا۔ جب ان کا خطرہ حد سے بڑھ گیا تو حضرت علی شیر خدا نے معرکہ نہروان میں ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ کا یہ واضح موٗقف تھا کہ جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے اور زمین میں فساد پھیلائے، اس کی گمراہی کو واضح کرنے کے بعد اس کی سرکوبی کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

شہادت کا عظیم رتبہ:

سن 40 ہجری میں خوارج کے چند بدبخت افراد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کو شہید کرنے کی سازش تیار کی۔ 19 رمضان المبارک سن 40 ہجری کی صبح جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کوفہ کی مسجد میں نماز فجر کے لئے تشریف لا رہے تھے، تو ایک جہنمی خارجی عبدالرحمن بن ملجم نے آپ کے سر مبارک پر زہر آلود تلوار سے وار کیا۔ آپ دو دن تک اس زخم سے نڈھال رہے اور بالآخر 21 رمضان المبارک سن 40 ہجری کو جام شہادت نوش فرما گئے۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک تقریباً 63 برس تھی۔

سیرت کے چند روشن پہلو:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ اس دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن ان کی سیرت تاریخ اسلام کے ماتھے کا جھومر ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اسلام کی نصرت میں گزاری، رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عظیم الشان ایام کے گواہ بنے اور پھر تاریخ اسلام کے ایک مشکل ترین مرحلے میں خلافت کی بھاری ذمہ داری کو کمال دیانت داری سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت علی بن ابی طالب پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

*****

سومنات کا مندر اتنا بڑا تھا کہ ہندوستان کے سب راجوں مہاراجوں نے اس کیلئے جاگیریں وقف کر رکھی تھیں۔ اپنی بیٹیوں کو خدمت کیلئے وقف کر رکھا تھا جو کہ ساری عمر کنواری رہتیں اور انہیں دیوداسیاں کہا جاتا۔ ہر وقت 2000 برہمن پوجاپاٹ کرنے میں مصروف رہتے اور 500 گانے بجانے والی خوبصورت عورتیں اپنی آواز کا جادو جگاتیں۔ سومنات کے مندر کی چھت 56 ستونوں پہ قائم تھی۔ وہاں مصنوعی یا سورج کی روشنی کا بندوبست بالکل بھی نہیں تھا بلکہ ہال کی قندیلوں میں جڑے اعلیٰ درجے کے ہیرے اور جواہرات روشنی مہیا کرتے تھے۔ سلطان محمود غزنوی سونے وچاندی کے چھوٹے چھوٹے بتوں کو روندنے کے بعد سب سے بڑے بت کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ یہ بت 6 فٹ زمین کے اندر اور 9 فٹ زمین سے بلند تھا۔ اسی دوران شہر کے معزز سمجھے جانے والے ہندوؤں نے منہ مانگی مال و دولت کی پیشکش کی کہ سومنات کے سب سے بڑے بت کو کچھ نہ کہیں تو سلطان محمود غزنوی کے کچھ مشیروں نے مشورہ دیا کہ پتھر کو توڑنے کا کیا فائدہ جبکہ مال و دولت مسلمانوں کے کام آئے گا۔ سلطان محمود غزنوی نے ان دانشوروں کی بات سُن کر کہا کہ اگر میں نے تمہاری بات مان لی تو دنیا اور تاریخ مجھے بت فروش کہے گی جبکہ میری چاہت یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں مجھے بُت شکن کے نام سے پکارا جائے۔ یہ کہتے ہی محمود غزنوی کی توحیدی غیرت جوش میں آئی اور ہاتھ میں پکڑا ہوا گرز سومنات کے سب سے بڑے بت کو دے مارا۔ ایک ہی وار سے اس کا منہ ٹوٹ کر دور جا گرا۔ پھر سلطان محمود غزنوی کے حکم پہ اس کے دو ٹکڑے کئے گئے تو اس کے پیٹ سے اس قدر بیش بہا قیمتی ہیرے، جواہرات اور موتی نکلے کہ جو ہندو معززین اور راجوں کی پیش کردہ رقم سے 100 گنا زیادہ تھے۔ سلطان محمود غزنوی نے بت فروش بننے کی بجائے بت شکن بننا پسند کیا۔ یہی وجہ ہے کہ کافر مؤرخین سلطان محمود غزنوی کو ڈاکو کہتے ہیں جبکہ اسلامی مؤرخین اسے بت شکن کہتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ غیرت مند مسلمان حکمران بت شکن ہیں، بت فروش یا بت پرست نہیں۔ گزشتہ دنوں متحدہ عرب امارات کے حکمرانوں نے دبئی کے اندر بھارتی وزیر اعظم کے ساتھ مل کر مندر کا افتتاح کیا۔ یاد رہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر پڑے تمام بتوں کو توڑ کر سرزمین عرب کو بتوں سے پاک کر دیا تھا، پھر متحدہ عرب امارات کے یہ نام نہاد مسلمان کس کی پیروی کر رہے ہیں۔ بت شکن سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ وہ ہستی ہیں کہ جب ظاہر شاہ کی حکومت میں 1974ء کو زلزلہ آیا تو محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کی قبر پھٹ گئی۔ منتظمین نے قبر کو ٹھیک کرنے کیلئے پوری قبر کھول دی۔ ان کی وفات کو 1 ہزار سال ہو گئے تھے۔ ان کی قبر کو کھولا گیا تو لوگوں نے عجیب منظر دیکھا کہ اس کا کفن تک میلا نہیں ہوا تھا۔ 1 ہزار سال بعد بھی اس کا کفن ویسے کا ویسا ہی تھا۔ اس کا ہاتھ سینے پر تھا اور کفن سینے سے کھلا ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے اسے آج ہی کوئی قبر میں اتار کر گیا ہے۔ اس کے ہاتھ کو ہاتھ لگایا گیا تو وہ نرم و نازک تھا۔ ساری دنیا میں اس بات کی خبر پھیل گئی۔ بلاشبہ اللہ کے دین، ملک و ملت کی حفاظت کرنے والوں کو اللہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بلند مقام عطا کرتا ہے اور۔۔۔۔

محمد کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

Back to Fehrist Page

گندم کی نئ اقسام اور ان کی نمایاں خصوصیات

گندم کی شاندار ورائٹی

سویرا۔2024

(نمایاں خصوصیات)

سویرا گندم کی ایک نئ اور انتہائی شاندار ورائٹی ہے جو اپنی بہترین پیداواری صلاحیت اور بیماریوں کے خلاف زبردست قوتِ مدافعت کی وجہ سے کاشتکاروں میں بے پناہ مقبول ہو رہی ہے۔ اس ورائٹی کی تفصیلی اور نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

پیداواری صلاحیت

آبپاش علاقے:

آبپاش علاقوں میں زرخیز اور وقت پر کاشت کی گئی زمینوں میں اس کی اوسط پیداوار 70 سے 75 من فی ایکڑ تک آئی ہے۔

بارانی و نیم بارانی علاقے:

کم پانی یا بارانی علاقوں میں بھی اس نے بہترین کارکردگی دکھائی ہے اور وہاں اس کی اوسط پیداوار 50 سے 60 من فی ایکڑ تک ریکارڈ کی گئی ہے۔

قد و قامت:

اس کا قد درمیانہ (90 سے 100 سینٹی میٹر) ہوتا ہے۔ پودا نہ زیادہ لمبا ہوتا ہے اور نہ ہی چھوٹا جس کی بدولت یہ تیز ہواؤں، آندھیوں اور بارشوں میں گرنے کے خلاف مضبوط مزاحمت رکھتا ہے۔

دانے کی کوالٹی:

اس کا دانہ سائز میں بڑا، بھرپور اور لمبوترا ہوتا ہے جس کا وزن اور مارکیٹ ویلیو بہت اچھی ملتی ہے۔

شگوفے (ٹلرنگ):

اس ورائٹی میں فی مربع میٹر 360 سے 400 تک پیداواری شاخیں (شگوفے) بنانے کی صلاحیت ہوتی ہے جو زیادہ پیداوار کی ضامن ہیں۔

بیماریوں کے خلاف مزاحمت:

سویرا ورائٹی گندم کی خطرناک بیماریوں بالخصوص کنگی، زنگ اور ہر قسم کی رسٹ کے خلاف زبردست قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔

گرمی اور خشک سالی کا مقابلہ:

یہ گرمی اور خشک سالی کے خلاف بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتی ہے جس کی بدولت یہ موسمیاتی تبدیلیوں کیلئے انتہائی موزوں ورائٹی ہے۔

پکنے کا وقت:

یہ ایک اگیتی اور درمیانی ورائٹی ہے جو تقریباً 135 سے 145 دن میں مکمل پک کر تیار ہو جاتی ہے۔

موزوں اور بہترین وقتِ کاشت:

بہترین پیداوار حاصل کرنے کیلئے اس کی بوائی کا سب سے مناسب اور موزوں وقتِ کاشت 15 اکتوبر سے 20 نومبر تک ہے۔

شرح بیج:

اس ورائٹی کیلئے شرح بیج فی ایکڑ 50 کلو گرام کافی ہوتا ہے۔

بہترین بیج کی دستیابی:

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر فیصل آباد اور خانیوال / ملتان مراکز سے گندم کی اس ورائٹی کا پیورٹی اور جرمینیشن کی مکمل گارنٹی کے ساتھ صاف ستھرا، بہترین گریڈنگ کے ساتھ 50 کلو گرام کی پیکنگ میں شاندار کوالٹی کا بیج دستیاب ہے جسے پاکستان کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر کے کسان مکمل اعتماد کے ساتھ منگوا سکتے ہیں۔ گندم کی ورائٹی سویرا کا بیج بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ کارگو سروس فیصل آباد اور خانیوال / ملتان سے پورے پاکستان میں سپلائی کیا جا رہا ہے۔

موزوں علاقے:

گندم کی ورائٹی سویرا کو پاکستان کے مختلف زرعی ماحول کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ یہ پنجاب، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا اور آزاد کشمیر کے آبپاش، بارانی اور نیم بارانی تمام علاقوں کیلئے انتہائی کامیاب اور منظور شدہ ورائٹی ہے۔

بیج منگوانے کیلئے رابطہ کیجئے:

چوہدری افتخار سندھو (کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور)

واٹس ایپ 03226780242

فلک 2024

(گندم کی شاندار ورائٹی)

گندم کی نئ اور جدید ورائٹی فلک 2024 پاکستان میں گندم کے کاشتکاروں کے لیے ایک بہترین اور منافع بخش انتخاب بن کر ابھری ہے۔ یہ ورائٹی کاشتکاروں کو کم پانی میں زیادہ پیداوار دینے، موسمی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے اور بیماریوں کے خلاف زبردست مدافعت فراہم کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ مختلف زرعی اداروں کی طرف سے فراہم کردہ یہ بیج پاکستان کے اہم زرعی صوبوں پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کے موسمی حالات کے لیے یکساں موزوں ہے۔

شاندار پیداواری صلاحیت:

فلک 2024 کا سب سے بڑا فائدہ اس کی فی ایکڑ شاندار پیداواری صلاحیت ہے۔ مناسب نگہداشت، متوازن کھادوں کے استعمال اور

وقت پر کاشت کے ذریعے یہ ورائٹی روایتی اقسام کے مقابلے میں کہیں زیادہ اناج پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جس سے کسان کا منافع کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ گندم کی نئی ورائٹی فلک 2024 کی زیادہ سے زیادہ پیداواری صلاحیت 75 سے 80 من فی ایکڑ تک ہے جبکہ انتہائی سازگار موسمی حالات اور جدید طریقہِ کاشت کے ذریعے کچھ ترقی پسند کاشتکار اس سے 90 من فی ایکڑ تک کی ریکارڈ پیداوار لینے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

بیماریوں کے خلاف زبردست قوت مدافعت:

گندم کی فصل کو سب سے بڑا خطرہ مختلف بیماریوں خصوصاً کنگی یا رسٹ اور فنگس سے لگنے والی دیگر بیماریاں سے ہوتا ہے۔ فلک 2024 کو جینیاتی طور پر اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ یہ ان روایتی بیماریوں کے خلاف مضبوط قوّت مدافعت دکھاتی ہے جس کی وجہ سے زہروں (پیسٹی سائیڈ) پر آنے والا خرچ کم ہو جاتا ہے۔

کم پانی اور خشک سالی برداشت کرنے کی صلاحیت:

موسمیاتی تبدیلیوں اور پانی کی بڑھتی ہوئی قلت کے پیشِ نظر یہ ورائٹی انتہائی موزوں ہے۔ یہ کم پانی یا پانی کے شدید وقفوں (خشک سالی) کی صورت میں بھی اپنی نشوونما برقرار رکھتی ہے اور نہری و بارانی دونوں علاقوں کے لیے یکساں مفید ہے۔

موٹا وزنی اور چمکدار دانہ:

اس ورائٹی کا دانہ موٹا، چمکدار، وزنی اور بھرپور ہوتا ہے۔ دانہ بھرنے کا عمل بہترین ہونے کی وجہ سے تھریشر پر اس کا جھاڑ اچھا نکلتا ہے اور مارکیٹ میں اس کا ریٹ بھی اچھا ملتا ہے۔ مزید برآں یہ فلور ملز کے معیار کے مطابق بہترین آٹا فراہم کرتی ہے۔

کم دورانیہ میں پک کر تیار:

یہ گندم دیگر روایتی اقسام کے مقابلے میں کچھ جلدی پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کسان وقت پر کٹائی کر کے اگلی فصل جیسا کہ کپاس، دھان یا کماد کی بوائی بروقت کر سکتے ہیں۔ یہ ورائٹی تقریباً 140 سے 145 دنوں میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔

زیادہ شگوفے زیادہ پیداوار:

اس ورائٹی میں زیادہ شگوفے نکالنے کی بھرپور صلاحیت ہے اسی لئے اس کی پیداواری صلاحیت بھی بہت زیادہ ہے۔

درمیانہ قد گرنے سے محفوظ:

اس ورائٹی کا قد درمیانہ ہوتا ہے اس لئے یہ تیز ہوا، آندھی، طوفان اور بارشوں میں بھی گرنے سے محفوظ رہتی ہے۔

موزوں علاقے:

یہ ورائٹی پنجاب کے میدانی علاقوں، سندھ کے تپتے ہوئے گرم موسم اور خیبر پختونخوا کے مختلف اراضی سسٹمز کیلئے انتہائی موزوں ہے۔

بوائی کا وقت:

اس ورائٹی کو 15 اکتوبر سے 30 نومبر تک کاشت کیا جاسکتا ہے۔

نومبر کا پورا مہینہ اس کی کاشت کے لیے آئیڈیل مانا جاتا ہے تاہم بہتر پیداوار کے لیے اسے 10 نومبر سے 25 نومبر کے درمیان کاشت کرنا سب سے بہترین نتائج دیتا ہے۔

بیج منگوانے کیلئے رابطہ کیجئے:

چوہدری افتخار سندھو (کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور)
واٹس ایپ 03226780242

درکار سامان:

پیلے رنگ کا گتہ، پلاسٹک کی شیٹ یا پرانی پانی کی بوتل، کوئی چپکنے والی چیز جیسے ویزلین، انجن کا پرانا تیل یا کاسٹر آئل وغیرہ، پھندے کو فصل کے پاس کھڑا کرنے کیلئے۔

لمبا ڈنڈا یا بانس کا پول

بنانے کا طریقہ:

1۔ اگر پہلے سے پیلا نہ ہو تو گتے یا بوتل کو پیلے رنگ سے پینٹ کریں۔

2۔ اس پر ویزلین یا تیل کی پتلی پرت لگائیں، ہاتھوں کو محفوظ رکھنے کیلئے دستانے پہنیں۔

3۔ یہ پیلے پھندے ڈنڈے کے ساتھ باندھ کر فصلوں کے قریب، زمین سے تھوڑا اوپر (تقریباً 1 تا 2 فٹ) لٹکا دیں۔

4۔ ہر 2 سے 3 ہفتے بعد جب پھندے پر کیڑے بھر جائیں اور چپکن کم ہو جائے تو دوبارہ چپکنے والی چیز لگا دیں۔

خاص نکات:

1۔ ہر دو سے تین گز کے فاصلے پر ایک پھندہ لگائیں۔

2۔ پھندے کو ہوادار جگہ پر رکھیں، پرے سے کیڑے آئیں گے۔

3۔ یہ طریقہ کیمیکل سے محفوظ اور گھر پر آسان ہے۔

Back to Fehrist Page

اکتوبر کا مہینہ پاکستان میں سردیوں کی فصلوں (ربیع کی فصلوں) اور سبزیوں کی کاشت کیلئے بہترین اور اہم ترین مہینہ مانا جاتا ہے۔ اس مہینے میں موسم معتدل ہونا شروع ہو جاتا ہے جو بیجوں کے اگنے اور پودوں کی نشوونما کیلئے انتہائی موزوں ہے۔

اکتوبر میں کاشت کی جانے والی اہم فصلوں اور سبزیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

گندم کی فصل:۔

اکتوبر کا دوسرا ہفتہ خاص طور پر 20 اکتوبر کے بعد گندم کی اگیتی کاشت کیلئے بہترین وقت ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر بشمول نئی منظور ہونے والی گندم کی ورائٹی رزق 2026 پاکستان میں ریکارڈ پیداوار دینے والی گندم کی تمام اقسام دستیاب ہیں، منگوانے کیلئے کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کی ہیلپ لائن 03226780242 پر کسی بھی وقت رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

برسیم (چارہ):۔

جانوروں کے چارے کیلئے برسیم کی کاشت اکتوبر میں عروج پر ہوتی ہے۔ اپریل تک اور جون تک لگاتار کٹائیاں دینے والا بیج برسیم منگوانے کیلئے کسان ورلڈ مارکیٹنگ کی ہیلپ لائن پر آرڈر دیا جا سکتا ہے

الفاالفا لوسرن:۔

الفاالفا لوسرن کی کاشت بھی اکتوبر نومبر میں کی جاتی ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پلیٹ فارم پر 1 سال والی اور 5 سال تک چلنے والی ورائٹی کا بیج بھی دستیاب ہے۔

سرسوں کینولا اور رایا:۔

تیل دار اجناس کی کاشت اکتوبر کے پورے مہینے میں کی جاتی ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر ٹیپو سلطان رایا، سپر رایا، کماد میں مخلوط کاشت کیلئے سرسوں کی سپیشل ورائٹی، کلر اٹھی زمینوں میں ریکارڈ پیداوار دینے والی سرسوں کی ورائٹی، صرف 70 سے 75 دن میں تیار ہونے والا ورائٹی سٹھڑی توریا، سپر کینولہ، آری کینولہ، کیزولہ، میزولہ، ہائی اولا اور ایوی آل گروپ کا ہائبرڈ کینولہ HC-21C دستیاب ہے۔

آلو کی فصل:۔

آلو کی بہاریہ فصل کی کاشت اکتوبر کے وسط تک مکمل کی جاتی ہے۔ آلو کی فصل سے زیادہ پیداوار لینے کیلئے 3 سے 4 بیگ فی ایکڑ مارک 6 کھاد استعمال کریں اور اگر آپ اپنی آلو کی فصل کو زمینی سکیب سے بچانے کے خواہشمند ہیں تو 3 بیگ فی ایکڑ مارک 6 گولڈ استعمال کریں۔

کماد (گنا):۔

ستمبر اور اکتوبر میں گنے کی ستمبر کاشت کا وقت ہوتا ہے جو زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پلیٹ فارم پر سرسوں کی ایک ایسی ورائٹی دستیاب ہے جو ستمبر کاشت کماد میں مخلوط کاشت کیلئے خاص طور پر تیار کی گئی ہے۔

چنا کی فصل:۔

اکتوبر کے مہینے میں آبپاش اور بارانی علاقوں میں چنا کی کاشت پورے زور و شور سے کی جاتی ہے۔ کابلی سفید چنا اور بلیک چنا کی زیادہ پیداوار دینے والی اقسام بھی کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہیں۔

مولی اور گاجر:۔

اکتوبر کا پورا مہینہ مولی اور گاجر کی کاشت کیلئے آئیڈیل ہے۔ ان دونوں سبزیوں کا لوکل اور امپورٹڈ بیج بھی کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہے۔

شلجم:۔

شلجم کی بوائی بھی اکتوبر میں کامیابی سے کی جاتی ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پاس امریکہ سے امپورٹڈ شلجم کا بیج دستیاب ہے۔

پالک اور میتھی:۔

سردیوں کی ان پتوں والی سبزیوں کی کاشت اکتوبر میں کی جاتی ہے۔

مٹر (میٹور):۔

مٹر کی اگیتی اور درمیانی اقسام اکتوبر میں بوئی جاتی ہیں۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پلیٹ فارم پر 60 دن میں پہلی توڑائی دینے والی مٹر کی شاندار ورائٹی میٹور دستیاب ہے۔

دھنیا اور پودینہ:۔

گھریلو اور تجارتی پیمانے پر دھنیا اکتوبر میں لگایا جاتا ہے۔

لہسن:۔

دیسی اور چائنیز لہسن کی کاشت اکتوبر کے وسط تک لازمی مکمل کر لینی چاہیے۔

پیاز:۔

پیاز کی پنیری اکتوبر میں تیار کی جاتی ہے اور 30 سے 35 دن کی پنیری کھیت میں شفٹ کر دی جاتی ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پلیٹ فارم پر ریکارڈ پیداوار دینے والی دو شاہکار اقسام نصرپوری اور پھلکارا کا بیج دستیاب ہے۔

پھول گوبھی اور بند گوبھی:۔

پھول گوبھی اور بند گوبھی کی ستمبر میں کاشت کردہ پنیری کو اکتوبر میں کھیتوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔

ٹماٹر اور شملہ مرچ:۔

ٹماٹر اور شملہ مرچ کی نرسری کی دیکھ بھال اور منتقلی کا عمل بھی اکتوبر میں ہوتا ہے۔

جو کی فصل:۔

جو کی فصل بھی اکتوبر نومبر میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس کا بیج کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہے۔

السی کی کاشت:۔

اکتوبر کے مہینے میں السی کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ اس کا بیج بھی کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہے۔

ادویاتی پودا جات:۔

اکتوبر نومبر کے مہینے میں ادویاتی پودا جات مثلاً کلونجی، سونف، اجوائن، اسپغول، سفید زیرہ، تخم بالنگو اور دیگر ادویاتی پودا جات کی کاشت ہوتی ہے۔ ان تمام ادویاتی فصلوں کے بیج کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہیں۔

*****

Back to Fehrist Page

مارک 6 کھاد جنوبی کوریا سے درآمد شدہ ایک جدید پیداوار بڑھاؤ ٹیکنالوجی (CET) ہے جسے کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم سے کسانوں کو پورے پاکستان میں گڈز ٹرانسپورٹ کے ذریعے سپلائی کیا جارہا ہے۔ یہ انتہائی طاقتور بھورے رنگ کا پاؤڈر ہے جو ہارمونز اور اینزائمز سے بھرپور ہے۔ اسے زمین کی زرخیزی کو ڈرامائی طور پر بہتر بنانے، کلراٹھی (شورزدہ) زمینوں کو بحال کرنے، ٹیوب ویل کے نمکین، کھارے اور کڑوے پانی کی خاصیت کو نہری پانی میں تبدیل کرنے اور فصلوں کی پیداوار میں 40 فیصد تک اضافہ کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔

فارمولیشن:

مارک 6 کھاد، کورین ذیولائٹ کو 1300 ڈگری سینٹی گریڈ پر پگھلا کر تیار کیا گیا ہے جو ایک انتہائی مؤثر نیوٹرینٹ کیریئر (غذائی اجزاء منتقل کرنے والا نظام) بناتا ہے۔

بنیادی مائیکرو نیوٹرینٹس:

یہ پانچ نایاب اور ضروری اجزاء بشمول زنک، بوران، کیلشیم، میگنیشیم اور میگنیز سے بھرپور ہے۔ اس میں چیلیٹڈ آئرن (لوہا)، پوٹاشیم، مولیڈینم اور پودوں کیلئے دیگر اہم مائیکرو نیوٹرینٹس متوازن مقدار میں موجود ہیں۔

پیداوار بڑھاؤ کورین ٹیکنالوجی (C.E.T)

یہ کوریا سے امپورٹڈ پیداوار بڑھاؤ ٹیکنالوجی Crop Enhancement Technology ہے۔ اسے زرخیز زمینوں میں ڈالیں یا کلراٹھی زمینوں میں یہ تمام فصلوں سبزیوں اور باغات کی پیداوار میں 40 فیصد تک اضافہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ زرخیز زمینوں میں 2 بیگ اور کلراٹھی زمینوں میں 3 بیگ استعمال کرنے سے شاندار رزلٹ ملتا ہے۔

سوائل ریکلیمر (زمینی اصلاح کار)

مارک 6 کھاد بطور سوائل ریکلیمر زمین کی اصلاح کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے زمین میں موجود فالتو نمکیات (سفید کلر اور کالا کلر) آہستہ آہستہ ختم ہو جاتے ہیں اور زمین کی زرخیزی بحال ہو جاتی ہے۔ یہ زمین کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی (pH) کو نارمل سطح ساڑھے چھ اور ساڑھے سات کے درمیان لے کر آتی ہے۔ یہ زمین کو نرم اور بھربھرا بناتی ہے۔ یہ زمین کے پکے وٹ کو توڑ کر زمین کی پانی جذب کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتی ہے۔ اگر زیادہ پانی لگنے یا زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے پانی دو تین دن فصل میں کھڑا رہے تو فصل خراب ہو جاتی ہے لیکن اگر آپ نے زمین کی تیاری کے دوران یا بعد میں مارک 6 کھاد استعمال کی ہو گی تو زمین میں کھڑا پانی 24 سے 36 گھنٹے کے اندر اندر زمین میں جذب ہو جائے گا۔

واٹر ریکلیمر (پانی کا اصلاح کار)

مارک 6 کھاد بطور واٹر ریکلیمر (پانی کا اصلاح کار) شاندار اور آؤٹ کلاس رزلٹ دکھاتی ہے۔ اس کے استعمال سے ٹیوب ویل کے نمکین، کھارے اور کڑوے پانی میں نہری پانی والی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مارک 6 کھاد ٹیوب ویل کے نمکین کھارے اور کڑوے پانی کے نمکیات کو ٹریٹ کر دیتی ہے اس لئے ٹیوب ویل کا نمکین کھارا اور کڑوا پانی فصلوں سبزیوں اور باغات کو جتنا مرضی لگائیں، یہ پانی نہ زمین کو نقصان پہنچائے گا اور نہ ہی فصلوں سبزیوں اور باغات کو نقصان پہنچائے گا۔

طریقہ استعمال

مارک 6 کھاد زرخیز زمینوں میں 2 بیگ اور کلراٹھی زمینوں میں 3 بیگ فی ایکڑ زمین کی تیاری کے دوران استعمال کریں۔ اگر کسی وجہ سے زمین کی تیاری کے دوران استعمال نہ کر سکیں تو بعد میں کسی بھی وقت بذریعہ چھٹہ یا بذریعہ فلڈ استعمال کریں۔

یہ بھورے رنگ کا وزنی پاؤڈر ہے جو ہوا میں نہیں اڑتا اس لئے آپ اسے براہ راست کھیت میں اکیلے یا کسی بھی دوسری دانے دار کھاد کے ساتھ مکس کر کے چھٹہ کر سکتے ہیں۔ اسے فلڈ بھی کیا جا سکتا جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کو ڈرم میں ڈال کر اچھی طرح ہلائیں اس کا 90 فیصد میٹریل پانی میں حل ہو جائے گا اور 10 فیصد میٹریل پانی میں حل نہیں ہو گا، جو میٹریل پانی میں حل نہ ہو اور ڈرم کے نیچے بیٹھ جائے اسے نکال کر پانی کے نکہ کے اندر رکھ دیں وہ بھی فلڈ ہو جائے گا لیکن اس کو فلڈ کرنے کا بہترین اور آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ بیگ کو کھول کر پانی کے نکہ کے آگے رکھ کر بیگ کو تھوڑا سا پھاڑ دیں تو اس طرح یہ بہت آسانی سے فلڈ ہو جاتی ہے۔

روایتی کھادوں کی 50 فیصد تک بچت:

ہم جو بھی روایتی کھادیں استعمال کرتے ہیں اس کا تقریباً 50 فیصد حصہ زمین میں جاکر جم جاتا ہے اور پودوں کو دستیاب نہیں ہوتا۔ مارک 6 کھاد زمین میں جمی ہوئی تمام کھادوں کو متحرک کرتی ہے جس کی بدولت مارک 6 کھاد روایتی کھادوں کی افادیت کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے جس سے آپ یوریا اور ڈی اے پی جیسی کیمیائی کھادوں پر 50 فیصد تک بچت کر سکتے ہیں اور پیداوار میں 40 فیصد سے زائد اضافہ حاصل کر سکتے ہیں۔ پہلے اگر آپ 1 بیگ ڈی اے پی استعمال کرتے تھے اب آدھا بیگ بھی بہت ہے، اسی طرح اگر آپ پہلے 2 بیگ یوریا استعمال کرتے تھے تو اب ایک بیگ سے بھی شاندار پیداوار لی جا سکتی ہے۔ یہ کھاد بیک وقت زمین و پانی کی اصلاح، مائیکرو نیوٹرینٹس کی فراہمی اور فصل کی

حفاظت کا کام کرتی ہے۔

موسمی دباؤ سے تحفظ:

مارک6 کھاد، شدید ہیٹ ویو (گرمی کی لہر)، شدید کہرے (کورا)، سیلاب یا دھوپ کی کمی کی وجہ سے رکی ہوئی فصل کو دوبارہ بحال کرتی ہے۔ یہ پتوں کے پیلے پن کو ختم کر کے فصل کو لش گرین بنا کر پودے کی بڑھوتری کو تیز کرتا ہے۔ یہ ٹلرنگ (شگوفہ سازی) میں حیرت انگیز طور پر زبردست اضافہ کرتی ہے۔

فصل کو گرنے سے محفوظ:

یہ کھاد زمین کو نرم اور بھربھرا بنا کر جڑوں کے نیٹ ورک کو زمین میں گہرائی تک پھیلاتی ہے اور پودے کے تنے کو مضبوط کرتی ہے جس سے دراز قد اور وزنی فصلیں تیز ہواؤں اور طوفانی بارشوں میں بھی گرنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

پیکنگ کا سائز:

25 کلو گرام کا بیگ قیمت عام طور پر 4000 روپے فی بیگ جو وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو سکتی ہے

فصلوں سبزیوں اور باغات کیلئے شاندار نتائج:

یہ پاکستان کی تمام نقد آور فصلوں گندم، دھان، باجرہ، دالیں، روغنی اجناس، آلو، گنا وغیرہ تمام باغات کینو/مالٹا، آم، امرود، اسٹرابیری، پپیتا، کیلا، سیب، انگور وغیرہ اور تمام موسمی سبزیوں کیلئے بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی ہے۔

مچھلی کے فارم کیلئے فوائد:

فش فارمنگ میں مارک6 کھاد کے بے شمار فوائد ہیں۔ مچھلی کے تالابوں میں صرف 3 بیگ فی ایکڑ مارک6 کھاد کے استعمال سے ڈی اے پی اور یوریا کی ضرورت 50 فیصد تک کم ہو جاتی ہے اور مچھلی کی مجموعی پیداوار میں بڑا اضافہ حاصل ہوتا ہے۔

پیداواری ہدف:

اس کے استعمال سے کلراٹھی (شور زدہ) زمین اور کڑوے/کھارے پانی کے باوجود گندم کی 62 من فی ایکڑ اور زرخیز زمینوں میں 75 من فی ایکڑ سے زائد پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسے ٹیوب ویل کے ٹینک سسٹم، پانی کے ڈرم یا کھیت کے نکہ (پانی کے کٹ) میں براہ راست فلڈ کیا جا سکتا ہے۔

بغیر جپسم کلراٹھی زمین کی اصلاح:

مارک6 کھاد صرف پودے کو غذا نہیں دیتی بلکہ ارد گرد کے ماحول کا علاج کرتی ہے۔ یہ کھارے پانی میں موجود سوڈیم کے آزاد آئنز کو اپنے اندر جکڑ کر نمکیات کو غیر فعال کر دیتا ہے۔ مارک6 کھاد سے آپ اپنی کلراٹھی زمینوں کو بغیر جپسم ڈالے آباد کر سکتے ہیں۔ کلراٹھی زمینوں کو آباد کرنے کیلئے جپسم انتہائی پرانی ٹیکنالوجی ہے۔ ایک جدید ریسرچ کے مطابق جپسم سے زمین کے مسام بند ہو جاتے ہیں اور یوں جپسم سے زمینوں کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچتا ہے جبکہ مارک6 کھاد خاص طور پر کلراٹھی زمینوں کو آباد کرنے کیلئے تیار کی گئی ہے۔

ہوا کا گزر:

یہ مٹی کی سختی کو کم کرتا ہے اور کیشن ایکسچینج کپیسٹی (CEC) کو بڑھاتا ہے جس سے جڑوں کو سانس لینے کیلئے زیادہ جگہ ملتی ہے۔ یہ مٹی کی ضرورت سے زیادہ تیزابیت یا الکلائن کیفیات کو متوازن کر کے پی ایچ کو نیوٹرل (معتدل) رینج کے قریب لاتا ہے تاکہ غذائیت تیزی سے جذب ہو سکے۔

فصلوں کے لحاظ سے پیداواری اہداف اور اثرات:

گندم:

کلراٹھی زمین میں 62 من فی ایکڑ اور زرخیز زمین میں 75 من فی ایکڑ سے زائد ہدف کا حصول مارک6 کھاد کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ یہ جڑوں کو گہرا کرتا ہے تاکہ تیز ہواؤں اور بارشوں میں فصل نہ گرے۔ کوٹ ادو کے کاشتکار غلام شبیر نے کلراٹھی زمینوں سے 62 من فی ایکڑ گندم کی اوسط لے کر ہمارے دعوے کی عملی جامہ پہنایا ہے۔

تیل دار اجناس:

تمام تیل دار اجناس بشمول سورج مکھی، ٹیپو سلطان رایا، سسٹھڑی توریا، ہائی کراس سرسوں، سپر کراس سرسوں برائے ستمبر کاشت کماد، آری کینولہ، سپر کینولہ، کیزولہ، میزولہ، ہائی اولا، HC-021C اور دیگر تیل دار اجناس سے ریکارڈ پیداوار کیلئے زرخیز زمین میں 2 بیگ اور کلراٹھی زمینوں میں 3 بیگ فی ایکڑ زمین کی تیاری کے دوران یا پھر بعد میں کسی بھی آبپاشی کے ساتھ چھٹہ یا فلڈ استعمال کریں۔

آلو:

پیداوار میں 35 سے 40 فیصد اضافہ۔ یہ آلو کے سائز کو بڑھاتا ہے اور اس کے چھلکے کی سختی کو بہتر کرتا ہے۔ فصل کو زمینی سکیب کی بیماری سے بچاؤ میں مددگار ہے۔ آلو کو زمینی سکیب سے بچانے کیلئے سپیشل فارمولیشن مارک6 گولڈ دستیاب ہے۔

دھان (چاول):

مارک6 کے استعمال سے دھان کی پیداوار میں 40 سے زائد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہ شگوفے بنانے کے عمل اور مونجر/سٹے کی مضبوطی کو بڑھاتا ہے۔ مونجر دانوں سے بھرپور ہوتے ہیں اور فصل پٹل بننے (مونجر کا دانوں سے خالی ہونا) سے محفوظ رہتی ہے۔

گنا (کماد):

مارک6 کھاد کے استعمال سے گنا لمبا، موٹا، وزنی اور چمکدار ہوتا ہے۔ گنے کی ریکوری (مٹھاس) میں شاندار اضافہ ہوتا ہے۔ کماد کے وزن میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔ یہ گنے کے اندر مٹھاس کی منتقلی، ریکوری اور رس کی کوالٹی کو بہتر بناتا ہے۔ اس کے استعمال سے کماد کی فصل گرنے سے محفوظ رہتی ہے۔

پیکنگ اور قیمت:

مارک6 کھاد، پیکنگ 25 کلو گرام، ریٹ 4000 روپے۔ مارک6 گولڈ، پیکنگ 25 کلو گرام، ریٹ 6000 روپے

نوٹ: کمپنی قیمتوں میں کسی بھی وقت ردوبدل کر سکتی ہے۔

منگوانے کیلئے رابطہ

مارک6 کھاد لاہور سے آل پاکستان بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ کسانوں تک براہِ راست پہنچائی جا رہی ہے۔

چوہدری افتخار سندھو
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
واٹس ایپ 03226780242

✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻

Back to Fehrist Page

موسم سرما کے چارہ جات

جمبو جوا کی نمایاں خصوصیات

جمبو جوا سردیوں کا ایک انتہائی مقبول، دراز قد، زیادہ کٹائیاں اور زیادہ پیداوار دینے والا سبز چارہ ہے۔ اسے عام جوا یا جئی کے مقابلے میں اپنی غیر معمولی خصوصیات کی وجہ سے ڈیری ولائیو سٹاک فارمرز میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔

نمایاں خصوصیات

ریکارڈ فی ایکڑ پیداوار:

عام مقامی جوا، جوندری یا جئی کے مقابلے میں جمبو جوا کی پیداواری صلاحیت تقریباً دوگنی ہوتی ہے۔ اچھے موسمی حالات اور صحیح دیکھ بھال کے ساتھ یہ 600 سے 700 من یا اس سے بھی زائد فی ایکڑ تک سبز چارے کی پیداوار دے سکتا ہے۔

زیادہ کٹائیاں (ملٹی کٹ چارہ):

یہ چارہ متعدد کٹائیاں (ملٹی کٹ) دینے کی بہترین صلاحیت رکھتا ہے۔ عام جئی عموماً ایک یا دو کٹائیاں دیتی ہے جبکہ جمبو جوا متواتر بڑھوتری کی وجہ سے سردیوں کے آغاز سے لے کر بہار کے آخر یعنی اپریل-مئی تک بار بار کاٹا جا سکتا ہے۔ اس کی کٹائیوں کی تعداد کم از کم 3 سے زیادہ ہو سکتی ہیں۔

غیر معمولی قد:

اس کا پودا عام جئی کے مقابلے میں کافی لمبا ہوتا ہے اور اس کا قد 6 فٹ یا اس سے بھی اوپر چلا جاتا ہے۔ اس کے پتے گہرے سبز، چوڑے اور رسیلے ہوتے ہیں جو چارے کا بائیوماس (وزن) بڑھاتے ہیں۔

دیر سے پھول / سٹہ آنا:

اس ورائٹی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس پر سٹہ (پھول اور بیج) بہت دیر سے آتا ہے۔ سٹہ دیر سے آنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ چارے کا تنا طویل عرصے تک نرم، ملائم اور رسیلا رہتا ہے اور وہ لکڑی کی طرح سخت نہیں ہوتا۔

لذیذ اور ہاضمہ دار چارہ:

اس کا چارہ نرم، ملائم، رسیلا اور میٹھا ہونے کی وجہ سے جانور اسے انتہائی رغبت اور شوق سے کھاتے ہیں۔ نرم تنے کی وجہ سے جانور اسے پورا ہضم کر لیتے ہیں اور کترنے کے بعد چارے کا ضیاع بالکل نہیں ہوتا۔

دودھ اور گوشت میں اضافہ:

جمبو جوا پروٹین، کاربوہائیڈریٹس اور ضروری معدنیات سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ سردیوں کے موسم میں دودھ دینے والے مویشیوں کی دودھ کی پیداوار برقرار رکھنے اور بڑھانے میں جادوئی کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے گوشت بڑھانے والے جانوروں کے گوشت میں بھی زبردست اضافہ ہوتا ہے۔

کورے اور سردی کی مدافعت:

سردیوں کے عروج (دسمبر اور جنوری) میں جب دیگر چارے کورے (فراسٹ) کی وجہ سے رک جاتے ہیں، جمبو جوا اپنی بہترین قوتِ مدافعت کی وجہ سے شدید سردی میں بھی بڑھوتری جاری رکھتا ہے اور فارم پر چارے کی کمی نہیں ہونے دیتا۔

وقتِ کاشت:

اس کو 25 ستمبر سے 15 دسمبر تک کاشت کیا جا سکتا ہے۔

شرح بیج:

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب بیج جمبو جوا 30 کلو گرام فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

طریقہ کاشت:

گندم کی طرح اچھے وتر میں بذریعہ ڈرل یا بذریعہ چھٹہ کاشت کریں۔

فرٹیلائزر پلان:

زمین کی تیاری کے دوران 1 بیگ ڈی اے پی یا پھر ڈی اے پی کا متبادل 2 بیگ بی او پی بمبی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی استعمال کریں اور پھر پہلے پانی پر 1 بیگ یوریا چھٹہ یا فلڈ کریں۔

پہلا کٹ کب ملے گا:

جمبو جوا کی کاشت کے 90 دن بعد پہلا کٹ ملے گا اور پھر ہر ماہ بعد کٹائی ہو گی۔

بیج کا حصول:

اگر آپ اس سے دانے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پہلی 2 کٹائیاں لے کر فصل کو پکنے کیلئے چھوڑ دیں۔ 25 سے 30 من فی ایکڑ دانے مل جائیں گے۔

پیکنگ اور قیمت:

جمبو جوا کی پیکنگ 30 کلو گرام اور قیمت 8500 روپے ہے۔

ہاڑو برسیم اور اس کی خصوصیات

ہاڑو برسیم پاکستان میں موسمِ سرما کے چارے کی ایک انتہائی مقبول، شدید سردی اور گرمی دونوں کو برداشت کرنے والی زیادہ پیداوار دینے والی منظور شدہ ورائٹی ہے۔ مویشی پال کسانوں اور زرعی ماہرین کے نزدیک یہ چارہ خاص طور پر اپنے لمبے سیزن اور بہترین خصوصیات کی وجہ سے بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ ہاڑو برسیم کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

بمپر پیداوار:

یہ ورائٹی روایتی اقسام کے مقابلے میں کہیں زیادہ سبز چارے کی پیداوار دیتی ہے جو کہ کسانوں کو فی ایکڑ بھرپور منافع فراہم کرتی ہے

زیادہ کٹائیاں اور لمبا سیزن:

یہ ورائٹی عام برسیم سے ڈیڑھ دو زیادہ چلتا ہے اور عام برسیم سے کم از کم 2 کٹائیاں زیادہ دیتا ہے اور ہاڑ کے مہینے تک لگاتار بھرپور کٹائیاں دیتا رہتا ہے، دوسرے لفظوں میں اس ورائٹی سے موسم سرما، موسم بہار اور موسم گرما کے آغاز (یعنی نومبر سے جون کے آغاز تک) کے دوران 7 سے 8 بھرپور کٹائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہ عام برسیم کے ختم ہونے کے بعد بھی چارہ فراہم کرتا رہتا ہے۔

تیز رفتار بڑھوتری:

ہر کٹائی کے بعد پودا دوبارہ انتہائی تیزی سے شگوفے نکالتا ہے اور بہت جلد اگلی کٹائی کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔

پروٹین اور غذائیت سے بھرپور:

ہاڑو برسیم میں اعلیٰ معیار کی خام پروٹین پائی جاتی ہے جو جانوروں کے پٹھوں کی نشوونما اور عمومی صحت کیلئے بہترین ہے۔

زود ہضم اور انتہائی لذیذ:

یہ چارہ انتہائی نرم، ملائم، رس دار، میٹھا اور ہضم ہونے میں آسان ہوتا ہے جسے مویشی بڑے شوق اور خوش ہو کر کھاتے ہیں۔

دودھ اور گوشت میں شاندار اضافہ:

کیلشیم، وٹامنز اور متوازن غذائیت کی وجہ سے یہ دودھ دینے والے جانوروں کی دودھ کی پیداوار کو بڑھاتی ہے اور گوشت والے تمام جانوروں مثلاً کٹڑوں، بچھڑوں، بکروں اور اونٹ وغیرہ کو فربہ کر ان کے وزن اور گوشت میں اضافہ کرتا ہے۔

بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف مدافعت:

یہ ورائٹی نقصان دہ کیڑوں بالخصوص سست تیلہ (ایفڈ) اور جڑ کی بیماریوں کے حملے کے خلاف بہترین قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔

موسمی برداشت (ہاڑو خصوصیت):

اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ شدید سردی کے ساتھ ساتھ مئی اور جون کی ابتدائی گرمی (ہاڑ کے مہینے) کو بھی برداشت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

زمین کی زرخیزی میں اضافہ:

پھلی دار فصل ہونے کی وجہ سے یہ ہوا سے نائٹروجن جذب کر کے زمین میں فکس کرتی ہے جس سے زمین کی زرخیزی بڑھتی ہے اور اگلی فصل کی کھاد کا خرچہ کم ہوتا ہے۔

پیکنگ سائز:

5 کلو گرام برائے آدھا ایکڑ

قیمت:

7500 روپے فی بیگ

(نوٹ: کمپنی قیمت میں کسی بھی وقت ردوبدل کر سکتی ہے)۔

انمول برسیم

(پروٹین سے بھرپور چارہ)

انمول برسیم مویشی پال کسانوں اور زمینداروں کیلئے ایک انتہائی کامیاب، زیادہ منافع بخش، پروٹین سے بھرپور، منظور شدہ اور جدید ترین ورائٹی ہے جسے زرعی ماہرین نے لائیوسٹاک کی غذائی ضروریات اور کاشتکاروں کی معاشی خوشحالی کو مدنظر رکھ کر تیار کیا ہے۔ یہ ورائٹی نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان کے کاشتکاروں میں اپنی زیادہ کٹائیوں، غذائیت سے بھرپور چارے اور بیماریوں کے خلاف شاندار مدافعت کی وجہ سے انتہائی مقبول ہے۔

شاندار پیداواری صلاحیت:

موزوں موسمی حالات اور جدید طریقہ کاشت کے ذریعے اس کی اوسط پیداواری صلاحیت 60 سے 80 ٹن (یا1500 سے 2000 من) فی ایکڑ تک حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ فصل 4 سے 5 بھرپور کٹائیاں دیتی ہے۔

اعلیٰ غذائیت اور پروٹین:

اس چارے میں پروٹین اور دیگر ضروری غذائی اجزاء وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ یہ انتہائی لذیذ اور جلد ہضم ہونے والا چارہ ہے جس کے استعمال سے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں 15 سے20 فیصد تک اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

جلد تیار اور تیزی سے بڑھنے والی ورائٹی:

انمول برسیم کی پہلی کٹائی کاشت کے صرف 40

سے 45 دن بعد ہی مل جاتی ہے اور ہر کٹائی کے بعد پودا انتہائی تیزی سے دوبارہ بڑھوتری کرتا ہے۔

شاندار موسمیاتی مدافعت:

یہ ورائٹی بدلتے ہوئے موسمی حالات، پانی کی کمی اور سردیوں کے شدید کورے (فراسٹ) کو برداشت کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہے اور آخری وقت تک ہری بھری اور لش گرین رہتی ہے۔

بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف قوتِ مدافعت:

روایتی برسیم کے مقابلے میں انمول برسیم جڑ کے سڑنے کی بیماری (روٹ روٹ)، فنگس اور دیگر نقصان دہ کیڑوں کے حملے کے خلاف بہترین قوت مدافعت دکھاتی ہے۔

زمین کی زرخیزی میں اضافہ:

یہ ورائٹی ہوا سے نائٹروجن جذب کرکے زمین میں منتقل کرتی ہے جس سے زمین کی ساخت بہتر ہوتی ہے اور اگلی فصل کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

وقت کاشت:

انمول برسیم کی کاشت کا بہترین وقت 15 ستمبر سے 31 اکتوبر تک ہے، جب درجہ حرارت معتدل ہونے لگتا ہے تاہم اسے 15 نومبر تک کاشت کیا جاسکتا ہے۔

طویل دورانیہ:

یہ فصل ستمبر سے شروع ہو کر مئی کے آخر یا جون کے آغاز تک مسلسل ہرا چارہ فراہم کرتی رہتی ہے۔

شرح بیج فی ایکڑ:

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب انمول برسیم کا بیج 10 کلو گرام فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

ہائی کراس الفا الفا لوسرن

(چارہ جات کا بادشاہ)

نمایاں اور اہم خصوصیات

ہائی کراس الفا الفا لوسرن جسے اپنی بے پناہ افادیت کی وجہ سے "چارہ جات کی ملکہ" بھی کہا جاتا ہے، گوشت اور دودھ والے مویشیوں کیلئے ایک انتہائی کثیر المقاصد اور غذائیت سے بھرپور سدا بہار چارہ

ہے۔ یہ پھلی دار پودوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور دودھ دینے والے نیز گوشت والے جانوروں کیلئے یکساں مفید ہے۔

نمایاں خصوصیات

پروٹین کی وافر مقدار:

اس میں 16 فیصد سے 25 فیصد تک خام پروٹین پائی جاتی ہے جو جانوروں کی تیزی سے نشوونما اور وزن بڑھانے میں مددگار ہے۔

منرلز اور وٹامنز کا خزانہ:

ہائی کراس الفا الفا لوسرن کیلشیم، فاسفورس اور مختلف وٹامنز سے مالا مال ہوتا ہے جو جانوروں کی ہڈیوں کو مضبوط بناتے ہیں۔

دودھ کی پیداوار میں اضافہ:

یہ چارہ گائے، بھینس، اونٹنی اور بھیڑ بکریوں میں دودھ کی مقدار اور اس کے معیار کو نمایاں طور پر بڑھاتا ہے۔

طویل المدتی فصل:

ہائی کراس الفا الفا لوسرن کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ایک بار کاشت کرنے کے بعد 5 سے 6 سال تک مسلسل پیداوار دیتا رہتا ہے۔

متعدد کٹائیاں:

اس کی پہلی کٹائی کاشت کے 2 سے اڑھائی ماہ بعد ہوتی ہے جس کے بعد ہر 1 ماہ بعد نئی کٹائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

زمین کی زرخیزی میں اضافہ:

یہ پودا قدرتی طور پر ہوا سے نائٹروجن جذب کر کے زمین میں شامل کرتا ہے جس سے زمین کی زرخیزی خودبخود بڑھ جاتی ہے۔

موسمی شدت کے خلاف مدافعت:

ہائی کراس الفا الفا لوسرن میں گرمی، شدید سردی اور کسی حد تک خشک سالی کو برداشت کرنے کی بہترین صلاحیت ہوتی ہے۔

مضبوط جڑیں:

اس کی جڑیں زمین میں کافی گہرائی تک جاتی ہیں جو اسے کم پانی میں بھی زندہ رہنے اور زمین کی نچلی تہوں سے غذائیت حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

خشک چارے (ھے) کیلئے بہترین:

ہائی کراس الفا الفا لوسرن کو سکھا کر (نمی کا تناسب 8 تا 10 فیصد رکھ کر) طویل عرصے کیلئے محفوظ کیا جاسکتا ہے جو چارے کی قلت کے دنوں میں کام آتا ہے۔

ہاضمہ کیلئے مفید:

یہ جانوروں کے نظامِ ہضم کو درست رکھتا ہے اور ان کی قوتِ مدافعت میں اضافہ کرتا ہے۔

*****

Back to Fehrist Page

ستھڑی توریا سرسوں KS-44044 اپنی اس خصوصیت کی وجہ سے شاندار ورائٹی ہے کہ آپ اس کی کٹائی کے بعد بروقت بہاریہ کاشت کر سکتے ہیں۔ اس ورائٹی کو "ستھڑی" بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں 60 دنوں کے بعد پک کر تیار ہونے کی صلاحیت ہے۔ ستھڑی سرسوں KS-44044 کی تفصیلی خصوصیات درج ذیل ہیں:

جلدی تیار ہونے والی ورائٹی:۔

اس ورائٹی کی سب سے اچھی خوبی یہ ہے کہ بہت ہی کم دورانیہ میں پکنے والی ورائٹی ہے۔ موافق موسمی حالات ملنے پر یہ اپنی کاشت کے 70 تا 75 دنوں میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کی برداشت کے بعد بروقت بہاریہ کاشت ممکن ہے۔

وقتِ کاشت:۔

اس کی کاشت یکم ستمبر سے 15 نومبر تک کی جا سکتی ہے۔

شاندار پیداواری صلاحیت:۔

اس ورائٹی کی خاص خوبی یہ ہے کہ انتہائی مختصر دورانیہ میں بھی اس کی پیداواری صلاحیت 30 سے 35 من فی ایکڑ تک ہے جبکہ 25 من فی ایکڑ سے زائد اوسط آسانی سے آ جاتی ہے۔

زیادہ شاخیں، زیادہ پھلیاں:۔

ہائی کراس بیج ہونے کی وجہ سے اس کے پودے کی بنیادی شاخیں زیادہ اور لمبی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اس پر لگنے والی پھلیوں کی تعداد بھی زیادہ ہوتی ہے۔

مضبوط تنا اور قد:۔

اس کے پودے کا قد درمیانہ سے تھوڑا زیادہ اور تنا مضبوط ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ تیز ہواؤں اور بارشوں میں گرنے کے خلاف زبردست مزاحمت رکھتا ہے۔

موٹا اور وزنی دانہ:۔

اس کے دانے کا سائز عام سرسوں سے تھوڑا بڑا، چمکدار اور وزنی ہوتا ہے جس سے منڈی میں اس کا اچھا ریٹ ملتا ہے۔

تیل کی زیادہ مقدار:۔

اس ورائٹی کے دانوں میں 40 فیصد سے زیادہ تیل پایا جاتا ہے جو کسانوں اور آئل ملز دونوں کیلئے انتہائی منافع بخش ہے۔

پھلیاں پھٹنے اور گرنے سے محفوظ:۔

اس ورائٹی کی پھلیاں کافی مضبوط ہوتی ہیں اس لئے پھلیاں پھٹنے اور دانے زمین پر گرنے سے محفوظ رہتے ہیں جس کی وجہ سے پیداواری صلاحیت بہت اچھی ہے۔

موسمی شدت کے خلاف قوت مدافعت:۔

اس کا پودا بدلتے موسمی حالات، خشک سالی اور موسمی شدت کے خلاف زبردست قوت مدافعت رکھتا ہے۔

بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف مدافعت:۔

روایتی سرسوں کے مقابلے میں یہ ورائٹی جھلساؤ، سفید کنگی، تنے کی سڑاند اور سست تیلہ کے خلاف اچھی مدافعت دکھاتی ہے۔

یکساں اور جلد پختگی:۔

یہ فصل 70 سے 75 دنوں کے اندر پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ اس کی تمام پھلیاں ایک ہی وقت میں پکتی ہیں، جس سے کٹائی میں آسانی ہوتی ہے۔

وقت کاشت:۔

اس ورائٹی کو یکم ستمبر سے 15 نومبر تک کاشت کیا جا سکتا ہے۔ یہ انتہائی مختصر دورانیہ کی ورائٹی ہے جس کی کٹائی کے بعد بہاریہ کاشت بروقت لگائی جا سکتی ہے۔

طریقہ کاشت:۔

اس کو بالکل ویسے ہی کاشت کرنا ہے جیسے برسیم کاشت کرتے ہیں۔ زمین کی تیاری کے دوران آدھا بیگ یا ایک بیگ ڈی اے پی ڈالنی ہے۔ پہلا پانی 21 دن بعد لگانا ہے جس میں آدھا بیگ یا ایک بیگ یوریا فلڈ کرنا ہے۔ اس کے بعد اگر ایک پانی کی مزید ضرورت پڑے تو لگانا ہے ورنہ دوسرا پانی لگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

شرح بیج اور پیکنگ:۔

اس ورائٹی کا فی ایکڑ 2 کلو گرام بیج لگتا ہے اور کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر 2 کلو گرام کی خوبصورت پیکنگ میں ہی دستیاب ہے۔

قیمت:۔

2750 روپے فی پیکٹ
(2 کلو گرام)

نوٹ:۔

کمپنی قیمت میں کسی بھی وقت ردوبدل کر سکتی ہے۔

منگوانے کا طریقہ:۔

کمپنی اکاؤنٹ میں پیمنٹ ٹرانسفر کر کے اس کا سکرین شاٹ اور اپنا نام اور ایڈریس واٹس ایپ کریں۔ یہ آپ کو بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ کارگو سروس یا بذریعہ پوسٹ آفس بھیج دیا جائے گا۔

منگوانے کیلئے رابطہ کیجئے:۔

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
واٹس ایپ 03226780242

*****

Back to Fehrist Page

زمین کا انتخاب

موزوں زمین کا انتخاب چنا کی کامیاب کاشت کیلئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ چنا کی کاشت کیلئے اوسط درجے کی زرخیز میرا، ہلکی میرا اور ریتلی زمین زیادہ موزوں ہے البتہ زیادہ ہلکی، زیادہ بھاری، کلراٹھی، سیم زدہ اور تھور والی زمین اس کی کاشت کیلئے قطعاً غیر موزوں ہے۔

زمین کی تیاری

چنا کی کاشت کیلئے زمین تیار کرتے وقت ایک یا دو ہل چلانا کافی ہوتا ہے۔ بارانی علاقوں میں چنا کی کاشت کا انحصار بارش سے محفوظ کردہ نمی پر ہوتا ہے چنانچہ مون سون کے آغاز میں ایک مرتبہ گہرا ہل چلانا چاہئے۔ کاشت کے وقت ایک یا دو مرتبہ عام ہل چلا کر سہاگہ دینے سے زمین کاشت کیلئے تیار ہو جاتی ہے۔

کھادوں کا استعمال

چنا چونکہ پھلی دار اجناس کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس کو دوسری فصلوں کی طرح نائٹروجن کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی بلکہ پودے اپنی ضرورت کے مطابق نائٹروجن ہوا سے حاصل کر لیتے ہیں چونکہ چنا کی فصل عام طور پر ریتلی اور ہلکی میرا زمینوں میں کاشت کی جاتی ہے اس لئے بہتر پیداوار حاصل کرنے کیلئے گیارہ بارہ کلو گرام نائٹروجنی کھاد یوریا یا امونیم نائٹریٹ فی ایکڑ ضرور استعمال کرنی چاہئے۔ اس فصل کو فاسفورس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے جو پیداوار بڑھانے کے ساتھ ساتھ فصل کے جلد پکنے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے چنانچہ فاسفورس کے حصول کیلئے 2 بیگ بی او پی بمبی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی زمین کی تیاری کے دوران استعمال کریں، یہ 1 بیگ ڈی اے پی کا سستا اور طاقتور متبادل ہے۔ زمین کی تیاری کے وقت اگر 2 بیگ مارک 6 کھاد اور آدھا بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش استعمال کر لی جائے تو سونے پہ سہاگہ۔ اس کے علاوہ اگر کسی بھی آبپاشی پر 5 یا 10 کلو گرام ترکیہ سے امپورٹڈ اعلیٰ کوالٹی کا سلفر سلفوتار فلڈ یا چھٹہ کر دیا جائے تو پیداوار کے نئے ریکارڈ قائم کئے جاسکتے ہیں۔

وقت کاشت

صوبہ پنجاب کے شمالی اضلاع مثلاً سیالکوٹ، گجرات، جہلم راولپنڈی، اٹک اور چکوال میں چنا کی کاشت کا بہترین وقت 25 ستمبر تا 20 اکتوبر ہے جبکہ تھل کے علاقہ میں اکتوبر کا پورا مہینہ کاشت کیلئے موزوں ہے۔

شرح بیج

چنا کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کیلئے پودوں کی تعداد 85 ہزار سے 95 ہزار فی ایکڑ ہونی چاہئے۔ پودوں کی مطلوبہ تعداد حاصل کرنے کیلئے 30 سے 35 کلو گرام بیج فی ایکڑ استعمال کرنا چاہئے۔ بیج صاف ستھرا، خالص اور صحت مند ہونا چاہئے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر پیورٹی اور جرمینیشن کی مکمل گارنٹی کے ساتھ ریسرچ ادارے کا اپنا تیار کردہ بیسک سیڈ سفید چنا نور 22 اور بلیک چنا بٹل 22 کا بیج دستیاب ہے منگوانے کیلئے کسان ورلڈ مارکیٹنگ ہیلپ لائن 03226780242 پر رابطہ کریں۔

طریقہ کاشت

بارانی علاقوں میں چنے کی کاشت مناسب وتر والی زمین میں بذریعہ کیرا، پوریا سنگل رو کاٹن ڈرل سے قطاروں میں کرنی چاہئے۔ اوسط میرا زمینوں اور زیادہ بارش والے علاقوں میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ 45 سینٹی میٹر یعنی ڈیڑھ فٹ اور ہلکی میرا سے ریتلی زمینوں میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ 30 سینٹی میٹر یعنی ایک فٹ رکھنا چاہئے۔ کیرا کی صورت میں بوائی کے بعد ہلکا سہاگہ چلانا ضروری ہے تاکہ بیج مٹی میں دب جائے۔ اگر زمین میں وتر کم ہو تو بوائی ذرا گہری کریں اور کاشت سے پہلے بیج کو چار پانچ گھنٹے پانی میں بھگونے کے بعد استعمال کریں یا بیج کی مقدار فی ایکڑ دو سے تین کلو گرام بڑھا دیں۔

چھدرائی

فصل اگنے کے دس پندرہ دن کے اندر اس کی چھدرائی ضرور کر دینی چاہئے۔ زائد پودے نکال دیں اور قطاروں میں پودوں کا درمیانی فاصلہ 15 تا 20 سینٹی میٹر یعنی چھ انچ رکھنا چاہئے۔ فصل اگنے کے موقعہ پر اگر زمین میں نمی کم ہو تو چھدرائی کا عمل ذرا تاخیر سے کریں کیونکہ فصل سوکے کے مرض کا شکار ہو سکتی ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

جڑی بوٹیاں دوسری فصلوں کی طرح چنے کی فصل کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں اس لئے ان کی تلفی بذریعہ گوڈی فصل اگنے کے 30 تا 40 دن میں ضرور کرنی چاہئے جبکہ دوسری گوڈی پہلی گوڈی کے ایک ماہ بعد کریں تاکہ دوبارہ اگنے والی جڑی بوٹیاں بھی تلف ہو جائیں۔ گوڈی کرنے سے جڑی بوٹیاں بھی تلف ہو جائیں گی اور کھیت میں ملچ قائم ہونے سے زمین میں نمی بھی دیر تک برقرار رہے گی۔ جڑی بوٹیوں پر پھول آنے سے پہلے ہی ان کو بذریعہ گوڈی تلف کرنا ضروری ہے۔

ضرر رساں کیڑے اور ان کا انسداد

چنا کی فصل کو بہت سے کیڑے نقصان پہنچاتے ہیں جن میں سے زیادہ اہم ٹوکہ، چور کیڑا، دیمک اور ٹاڈ کی سنڈی شامل ہیں۔ ان کا تدارک محکمہ کی سفارش کردہ ہدایات پر عمل کر کے کیا جاسکتا ہے۔

بیماریاں اوران کاانسداد

چنا کی فصل کو کاشت سے لے کر پکنے تک کئی بیماریاں نقصان پہنچاتی ہیں ان میں تین بیماریاں اہم ہیں جن میں چنے کا جھلساؤ، چنے کا سوکا یامرجھاؤاور چنے کی جڑ کاسڑان شامل ہیں۔ان کا بہترین تدارک ان بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کی کاشت کے علاوہ محکمہ کی سفارش کردہ ہدایات پر عمل کرنا ہے۔

برداشت

جب فصل پک کر تیار ہو جائے تو اس کی کٹائی کر کے چند روز کیلئے دھوپ لگائیں اور پھر تھریشر مشین سے دانے الگ کرلیں۔دانوں کو اس وقت تک دھوپ لگائیں جب تک دانوں کے اندر موجود نمی 10 فیصد تک کم نہ ہوجائے۔اس کے بعد اس کو بوریوں میں بند کرکے سٹور کرلیں یاپھر منڈی میں لے جاکر فروخت کردیں۔

نوٹ : اس مضمون میں شائع ہونے والی مفید معلومات اور ریسرچ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارے کے زرعی سائنسدانوں سے مستعارلی گئی ہیں

بیج چنا اور اس مضمون میں تجویز کردہ کھادیں منگوانے کیلئے رابطہ کیجئے

چوہدری افتخار سندھو
کسان ورلڈمارکیٹنگ لاہور
واٹس ایپ 03226780242

*****

ایک خاتون کی عادت تھی کہ وہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے اپنی دن بھر کی خوشیوں کا حساب کتاب ایک کاغذ پر لکھ لیا کرتی تھی۔ایک شب اس نے لکھا کہ میں اس بات پر بھی خوش ہوں کہ میرا شوہر تمام رات زور زور سے خراٹے لیتا ہے کیونکہ وہ زندہ ہے اور میرے پاس ہے۔اے اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرا بیٹا صبح سویرے میرے ساتھ اس بات پر جھگڑا کرتا ہے کہ اماں رات بھر مچھر سونے نہیں دیتے، میں اس کی اس بات پر بھی خوش ہوں کیونکہ وہ ساری رات گھر پر ہی گزارتا ہے اور آوارہ گردی نہیں کرتا۔ اس پر بھی اللہ کالاکھ لاکھ شکر ادا کرتی ہوں۔میں خوش ہوں کہ ہر ماہ بجلی، گیس، پانی اور پٹرول وغیرہ کا اچھا خاصا ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے یعنی یہ سب چیزیں میرے استعمال میں ہیں، اگر یہ نہ ہوتیں تو زندگی کتنی مشکل ہوتی۔اس پر بھی اللہ کالاکھ لاکھ شکر ہے۔میں خوش ہوں کہ دن ختم ہونے تک میرا تھکن سے براحال ہو جاتا ہے، اسی تھکن کی وجہ سے مجھے رات بھر سکون کی نیند آتی ہے یعنی میرے اندر دن بھر سخت کام کرنے کی طاقت ہے اور یہ طاقت اور ہمت صرف اللہ ہی کے فضل وکرم سے ہے۔میں خوش ہوں کہ مجھے روزانہ اپنے گھر کا اچھی طرح جھاڑو پونچھا کرنا پڑتا ہے اور دروازے کھڑکیاں صاف کرنا پڑتی ہیں شکر ہے میرے پاس اپنا گھر ہے ورنہ کرائے کے گھر کو کون اتنا صاف ستھرا رکھتا ہے، جن کے پاس اپنا گھر نہیں ہوتا ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔

الحمدللہ میرا اپنا گھر ہے، اس پر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔میں خوش ہوں کہ کبھی کبھار تھوڑی بیمار ہوجاتی ہوں اس طرح جسم کی زکوٰۃ نکل جاتی ہے۔الحمدللہ میں زیادہ تر صحت مند ہی رہتی ہوں۔اس پر بھی اللہ کالاکھ لاکھ شکر ہے۔میں خوش ہوں کہ ہر سال عید پر تحفے تحائف اور عیدی دینے میں میرا پرس خالی ہوجاتا ہے۔اللہ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ نے مجھے دینے والا بنایا اور میرے پاس چاہنے والے میرے عزیز رشتہ دار اور دوست احباب ہیں کہ جنھیں میں تحفے تحائف اور عیدی دے سکوں۔اگر یہ سب نہ ہوتے تو زندگی کتنی بے رونق ہوتی۔اس پر بھی اللہ کا شکر ہے۔میں خوش ہوں کہ روزانہ الارم کی آواز پر اٹھ جاتی ہوں یعنی مجھے ہر روز ایک نئی صبح دیکھنا نصیب ہوتی ہے۔ظاہر ہے یہ اللہ کا ہی کرم ہے۔اس پر اللہ پاک کالاکھ لاکھ شکر کیوں نہ ادا کروں۔جینے کے اس انمول فارمولے پر عمل کرتے ہوئے اپنی بھی اور اپنے سے وابستہ لوگوں کی زندگی بھی پرسکون بنائیں۔اللہ پاک سے شکوے شکایت کرنے کی بجائے اللہ پاک کالاکھ لاکھ شکر ادا کریں، شکر کروگے تو وہ مزید دے گا، ناشکری کروگے تو وہ چھین لے گا۔"چھوٹی چھوٹی پریشانیوں میں بھی خوشیاں تلاش کریں..." خوش رہنے کا یہی انداز ہے کہ انسان کو ہمیشہ ہر حال میں اللہ تعالی کا شکرادا کرتے رہنا چاہیئے۔

*****

Back to Fehrist Page

گندم کی فصل:۔

بارانی علاقوں میں گندم کی کاشت کیلئے اکتوبر کے وسط سے نومبر کے وسط تک کا وقت موزوں ہے۔ زمین میں مناسب وتر موجود ہونے کی صورت میں پہلی مؤثر بارش کے بعد دستیاب نمی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے بروقت کاشت کریں۔ گندم کی منظور شدہ، خالص، صاف، صحت مند اور تصدیق شدہ اقسام کا معیاری بیج استعمال کریں۔ بارانی علاقوں میں عموماً 50 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کیا جائے۔ بیج کی جسامت، اگاؤ کی شرح اور کاشت کے طریقہ کے مطابق شرحِ بیج میں مناسب ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔ گندم کی کاشت بزریعہ ڈرل قطاروں میں کریں اور قطاروں کا درمیانی فاصلہ تقریباً 22.5 سینٹی میٹر رکھیں۔ قطاروں میں کاشت سے پودوں کی یکساں تعداد قائم کرنے، جڑی بوٹیوں کی تلفی اور کھاد کے مؤثر استعمال میں مدد ملتی ہے۔ فی ایکڑ تقریباً 10 تا 12 لاکھ صحت مند اور قائم شدہ پودوں کا ہدف رکھیں۔ مطلوبہ پودوں کی تعداد حاصل کرنے کیلئے بیج کی شرح مقرر کرتے وقت بیج کی اگاؤ کی شرح، خالص پن اور دانے کے سائز کو ضرور مدنظر رکھیں۔

بیج کو کاشت سے قبل محکمہ زراعت کی سفارش کردہ پھپھوند کش دوا جیسا کہ تھایوفینیٹ میتھائل دو تا اڑھائی گرام یا امیڈا کلوپرڈ + ٹیبوکونازول بحساب دو ملی لٹر فی کلوگرام بیج سے ٹریٹ کریں۔ مناسب بیج ٹریٹمنٹ سے بیج اور مٹی سے منتقل ہونے والی بیماریوں سے بچاؤ، بہتر اگاؤ اور صحت مند پودوں کے قیام میں مدد ملتی ہے۔ دوا کی مقدار اور طریقہ استعمال متعلقہ مصنوعات کے لیبل اور محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق رکھیں۔ بارانی علاقوں میں گندم کی کامیاب کاشت کیلئے زمین کی تیاری، بارش اور دستیاب وتر کے مطابق کریں اور غیر ضروری یا بار بار ہل چلانے سے گریز کریں تاکہ زمین میں موجود نمی محفوظ رہے۔

گندم کی کاشت کے وقت زمین کے تجزیہ اور محکمہ زراعت کی مقامی سفارشات کے مطابق کھاد کی ساری مقدار بوائی سے پہلے زمین کی تیاری کے وقت ڈالیں۔ کھادوں کا متوازن استعمال فصل کی ابتدائی جڑوں اور پودوں کی بہتر نشوونما میں مدد دیتا ہے۔ گندم کی فصل میں چوڑے پتے والی اور نوکیلے پتے والی یعنی گھاس نما جڑی بوٹیاں اگتی ہیں لہذا ان کی مناسبت سے محکمہ زراعت کی سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہر کا انتخاب کریں۔ دونوں قسم کی جڑی بوٹیوں کو ختم کرنے والی زہریں بھی میسر ہیں جو تقریباً 40 تا 45 دن کی فصل پر کی جاسکتی ہیں اور ان سے اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ گندم کی فصل میں ابتدائی مرحلے پر جڑی بوٹیوں کا مؤثر کنٹرول ضروری ہے۔ زرعی زہر کا انتخاب فصل، جڑی بوٹیوں کی قسم اور مقامی سفارشات کے مطابق کریں اور تجویز کردہ مقدار سے زیادہ استعمال نہ کریں۔

چنا کی فصل:۔

اکتوبر چنے کی کاشت کیلئے نہایت موزوں مہینہ ہے۔ بارانی علاقوں میں مناسب وتر دستیاب ہوتے ہی بروقت کاشت کریں تاکہ فصل کو ابتدائی بڑھوتری کیلئے موزوں حالات میسر آ سکیں۔ بہتر پیداوار کیلئے صحت مند، صاف، خالص اور تصدیق شدہ بیج استعمال کریں اور تقریباً 30 تا 35 کلوگرام بیج فی ایکڑ رکھیں۔ بیج کے سائز اور اگاؤ کی شرح کے مطابق شرحِ بیج میں مناسب ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔ چنے کی کاشت قطاروں میں کریں۔ درمیانی میرا زمینوں میں قطاروں کا فاصلہ تقریباً 45 سینٹی میٹر رکھا جاسکتا ہے۔ چنے کی فصل میں تقریباً 1 لاکھ 33 ہزار سے 1 لاکھ 82 ہزار صحت مند پودے فی ایکڑ قائم کرنا بہتر ہے۔ مطلوبہ پودوں کی تعداد کیلئے بیج کی شرح مقرر کرتے وقت بیج کا سائز، اگاؤ کی شرح اور کاشت کی صورتحال کو مدنظر رکھیں۔ بیج کو کاشت سے قبل سفارش کردہ جراثیمی ٹیکہ سے ٹریٹ کرنا مفید ہے تاکہ جڑوں پر مؤثر گانٹھوں کے قیام اور حیاتیاتی نائٹروجن کے حصول میں مدد مل سکے۔ بیماریوں سے بچاؤ کیلئے بیج کو محکمہ زراعت کی سفارش کردہ مناسب فنجی سائیڈ زہر سے بھی ٹریٹ کریں۔

کاشت کے وقت فاسفورس اور پوٹاش سمیت دیگر کھادوں کا استعمال زمین کے تجزیہ اور محکمہ زراعت کی مقامی سفارشات کے مطابق کریں۔ غیر ضروری نائٹروجن کھاد کے استعمال سے گریز کریں۔ چنے کی فصل میں ابتدائی مرحلے پر جڑی بوٹیوں کا مؤثر کنٹرول بہت ضروری ہے۔ جڑی بوٹیوں کے مسئلے کی صورت میں کاشت کے فوراً بعد اور فصل کے اگنے سے پہلے 24 گھنٹے کے اندر اندر محکمہ زراعت کی سفارش کردہ زہر استعمال کی جاسکتی ہے۔ اگر 24 گھنٹوں کے اندر اندر پری ایمر جینس زہر استعمال نہ کیا گیا ہو یا بعد میں جڑی بوٹیاں اگ آئیں تو جڑی بوٹیوں کی نوعیت کے مطابق محکمہ زراعت کی سفارش کردہ پوسٹ ایمر جینس زہر کا استعمال کریں یا ضرورت کے مطابق ہاتھ سے گوڈی کریں۔ چنے کی فصل کے ابتدائی 30 تا 40 دن کے دوران کھیت کو حتی الامکان جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں کیونکہ اس عرصے میں جڑی بوٹیاں فصل کے ساتھ پانی، غذائی اجزاء، روشنی اور جگہ کیلئے مقابلہ کرتی ہیں۔ چنے کے کھیت میں چنے کے ٹوڈے (پوڈ بورر) سمیت دیگر کیڑوں کی باقاعدگی سے نگرانی کریں۔ کیڑوں کا حملہ معاشی حد سے بڑھنے کی صورت میں محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق مناسب تدارک کی اقدام کریں۔

مسور کی فصل:۔

بارانی علاقوں میں مسور کی کاشت وسط اکتوبر سے نومبر کے پہلے ہفتے تک مکمل کرنا بہتر ہے۔ مناسب وتر دستیاب ہوتے ہی بروقت کاشت کریں تاکہ فصل کو ابتدائی نشوونما کیلئے مناسب وقت مل سکے۔ فی ایکڑ تقریباً 12 تا 15 کلوگرام صحت مند، صاف، خالص اور تصدیق شدہ بیج استعمال کریں۔ بیج کی اگاؤ کی شرح اور جسامت کے مطابق شرحِ بیج میں مناسب ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔ مسور کی کاشت قطاروں میں کریں اور قطاروں کا درمیانی فاصلہ تقریباً 30 سینٹی میٹر رکھیں۔ مسور کی فصل میں تقریباً 4 لاکھ تا 5 لاکھ 30 ہزار صحت مند پودے فی ایکڑ قائم کرنا بہتر ہے۔ مطلوبہ پودوں کی تعداد حاصل کرنے کیلئے بیج کی اگاؤ کی شرح اور بیج کے سائز کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب شرحِ بیج

استعمال کریں۔ مسور کے بیج کو کاشت سے قبل محکمہ زراعت کے سفارش کردہ جراثیمی ٹیکہ سے ٹریٹ کرنا مفید ہے۔ بیماریوں سے بچاؤ اور بہتر اگاؤ کیلئے بیج کو مناسب زہر سے لازمی ٹریٹ کریں۔ کاشت کے وقت فاسفورس اور پوٹاش کھاد کا استعمال زمین کے تجزیہ اور مقامی سفارشات کے مطابق کریں۔ متوازن غذائی اجزاء فصل کی ابتدائی جڑوں اور پودوں کی بہتر نشوونما میں مدد دیتے ہیں۔ مسور کی فصل میں ابتدائی مرحلے پر جڑی بوٹیوں کا مؤثر کنٹرول ضروری ہے۔ جڑی بوٹیوں کی موجودگی کی صورت میں کاشت کے فوراً بعد 24 گھنٹوں کے اندر اندر اور فصل کے اگنے سے پہلے محکمہ زراعت کی سفارش کردہ زہر ضرور استعمال کریں۔ اگر فصل کے اگنے کے بعد جڑی بوٹیاں موجود ہوں تو ان کی نوعیت کے مطابق محکمہ زراعت کی سفارش کردہ زرعی زہر استعمال کریں یا ضرورت کے مطابق ہاتھ سے گوڈی کے ذریعے جڑی بوٹیوں کی تلفی کریں۔ مسور کی ابتدائی بڑھوتری کے دوران کھیت کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھیں کیونکہ جڑی بوٹیاں فصل کے ساتھ غذائی اجزاء، روشنی، جگہ اور دستیاب نمی کیلئے مقابلہ کرتی ہیں۔ مسور کی فصل میں ایفڈز، سنڈیوں اور دیگر کیڑوں کی باقاعدگی سے نگرانی کریں۔ کیڑوں کا حملہ معاشی حد تک پہنچنے کی صورت میں محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق مناسب تدارک کی اقدامات کریں۔

کینولا / سرسوں:۔

اکتوبر میں کینولا اور سرسوں کی کاشت جاری رکھیں اور

مناسب وتر والی زمین میں بروقت کاشت مکمل کریں۔ بہتر پیداوار کیلئے کینولا کا تقریباً 2 تا 2.5 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔ کینولا کو قطاروں میں کاشت کریں تاکہ پودوں کو مناسب جگہ، روشنی اور ہوا میسر آسکے۔ بہت گہری کاشت سے گریز کریں کیونکہ چھوٹے بیجوں کی گہرائی زیادہ ہونے کی صورت میں اگاؤ متاثر ہو سکتا ہے۔ ابتدائی مرحلے میں جڑی بوٹیوں کی تلفی اور فصل میں کیڑوں کی باقاعدہ نگرانی کریں۔

دیگر ربیع فصلات وچارہ جات:۔

جئی کی کاشت کیلئے زمین کی تیاری اور بیج کی دستیابی کا انتظام کریں۔ چارے کی کاشت کیلئے صاف ستھرا اور تصدیق شدہ بیج استعمال کریں اور زمین میں مناسب وتر موجود ہونے کو یقینی بنائیں۔

مونگ، ماش، تل، مونگ پھلی اور دیگر خریف فصلات کی برداشت کی بروقت برداشت کر کے انہیں محفوظ کریں۔

سبزیات:۔

بارانی علاقوں میں مٹر کی کاشت 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک کی جا سکتی ہے۔ زمین میں مناسب وتر اور نامیاتی مادے کی موجودگی بہتر اگاؤ کیلئے مفید ہے۔ موسم سرما کی سبزیات جیسے گاجر، مولی، شلجم، پالک، دھنیا اور میتھی کی کاشت اکتوبر میں جاری رکھیں۔ سبزیوں کی کاشت میں ضرورت کے مطابق مناسب قطار فاصلہ رکھیں تاکہ پودوں کو روشنی اور ہوا میسر آئے اور بیماریوں کا حملہ کم ہو۔ سبزیوں پر سنڈیوں، چست تیلہ، سفید مکھی اور دیگر کیڑوں کی باقاعدگی سے نگرانی کریں اور ضرورت پڑنے پر محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق اقدامات کریں۔ فصل میں جڑی بوٹیوں کو ابتدائی مرحلے میں تلف کریں تاکہ سبزیوں کے پودے غذائی اجزاء، پانی اور روشنی کے لیے مقابلے سے محفوظ رہیں۔

پھل دار باغات:۔

بارانی علاقوں میں کینو، مالٹا اور دیگر ترشاوہ پھلوں کے باغات میں پھل پکنے اور برداشت کے مرحلے کی باقاعدگی سے نگرانی کریں۔ برداشت کے قریب باغات میں آبپاشی کا مناسب انتظام رکھیں تاکہ پھل کے قبل از وقت گرنے اور سائز و معیار متاثر ہونے سے بچایا جا سکے۔

ترشاوہ باغات میں پھل کی مکھی، سکیل، میلی بگ، ایفڈز، مائٹس اور دیگر کیڑوں کی باقاعدگی سے نگرانی کریں۔ بیماریوں اور کیڑوں کے حملے کی صورت میں غیر ضروری سپرے سے گریز کریں اور محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق مناسب زرعی زہر استعمال کریں۔ باغ میں گرے ہوئے، بیمار اور متاثرہ پھلوں کو جمع کر کے مناسب طریقے سے تلف کریں تاکہ بیماریوں اور کیڑوں کے پھیلاؤ کو کم کیا جا سکے۔ باغات میں جڑی بوٹیوں کو تلف کریں تاہم زمین کو ضرورت سے زیادہ خشک کرنے یا بار بار گہری گوڈی کرنے سے گریز کریں تاکہ بارانی علاقوں میں مٹی کی نمی محفوظ رہے۔ نئے باغات کیلئے گڑھوں کی تیاری، زمین کی صفائی اور نامیاتی کھاد کے انتظام کی منصوبہ بندی کریں جبکہ پودے لگانے کا وقت مقامی موسمی حالات اور متعلقہ پھل کی سفارشات کے مطابق منتخب کریں۔

مٹی اور پانی کے تحفظ کے لیے خصوصی سفارشات

1۔ بارانی علاقوں میں اکتوبر کے دوران ہونے والی بارش کو مٹی میں محفوظ کرنے کیلئے کھیت کی مناسب تیاری کریں۔

2۔ کھیت میں بارش کے پانی کے تیز بہاؤ کو کم کرنے کیلئے کنٹرولڈ فارمنگ، مناسب کھالیاں اور دیگر تحفظِ آب و مٹی کے طریقے اختیار کریں۔

3۔ غیر ضروری ہل چلانے سے گریز کریں کیونکہ اس سے مٹی کی نمی کا ضیاع بڑھ سکتا ہے۔

4۔ کھیت میں فصلوں کی باقیات کو مناسب طریقے سے سنبھالیں تاکہ مٹی کا کٹاؤ کم اور نامیاتی مادے میں اضافہ ہو۔

5۔ بارانی علاقوں میں ہر فصل کیلئے بروقت کاشت اور دستیاب وتر کا زیادہ سے زیادہ استعمال کامیاب پیداوار کی بنیادی شرائط ہیں

بارانی کسانوں کیلئے اہم پیغام۔

اکتوبر بارانی علاقوں میں ربیع فصلات کی بنیاد رکھنے کا اہم مہینہ ہے۔ چنا، مسور، کینولا اور دیگر ربیع فصلات کی بروقت کاشت کے ساتھ گندم کی زمین کی تیاری اور مناسب وتر کو یقینی بنائیں۔ سبزیات اور باغات میں بیماریوں، کیڑوں اور جڑی بوٹیوں کی بروقت نگرانی کریں اور بارش کے پانی کو ضائع ہونے سے بچا کر زمین میں محفوظ کریں۔

مزید معلومات اور رہنمائی کیلئے:۔

ڈاکٹر شاہد نزیر
موبائل:
0322-5494885
آغا فہد یاسین
موبائل:
0308-7230510
بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال
فون:0543662004

*****

Back to Fehrist Page

مونگ اور ماش کے نقصان دہ کیڑے اور ان کا انسداد

تحریر: خالدہ حمید عباسی، ڈاکٹر ندیم احمد، مرجان عزیز، شرمین اشرف
(بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال فون:0542662002)

بارانی علاقوں میں مونگ اور ماش کی کاشت کا موزوں ترین وقت 20 جون سے 25 جولائی تک ہے۔ بارانی علاقوں میں ان فصلوں کی کاشت کا دارومدار مون سون کی پہلی اچھی بارش پر ہوتا ہے تاکہ زمین میں بیج کے اگاؤ کیلئے مناسب نمی موجود ہو۔ مونگ اور ماش کی فصل پر کیڑوں کا حملہ مون سون کے موسم میں زیادہ ہوتا ہے جس کا بروقت تدارک نہایت ضروری ہے۔ مونگ اور ماش کے اہم نقصان دہ کیڑے اور ان کا تدارک درج ذیل ہے:

1۔ ٹوکا (گراس ہاپر)

اگتی ہوئی فصل کے چھوٹے اور نرم پودوں کو کاٹ کر کھاتا ہے اور تھوڑے وقت میں فصل کے اگاؤ کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتا ہے۔

انسداد (تدارک):

کھیت، کھالوں، وٹوں اور ارد گرد موجود جڑی بوٹیوں کو تلف کریں۔ شدید حملے کی صورت میں سفارش کردہ زہر کا سپرے کریں۔ جس میں لیمبڈا سائی ہیلوتھرین (EC 2.5) بحساب 330 ملی لٹر فی ایکڑ یا گیما سائی ہیلوتھرین (CS 60) بحساب 100 ملی لٹر فی ایکڑ استعمال کریں۔

2۔ رس چوسنے والے کیڑے

مثلاً سفید مکھی، تھرپس، چست تیلہ (ایفڈ)، سست تیلہ (جیسڈ) اور ملی بگ شامل ہیں۔ یہ کیڑے (بچے اور بالغ) رس چوس کر پودوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اپنے جسم سے میٹھا، لیسدار مادہ خارج کرتے ہیں جس پر بعد ازاں سیاہ پھپھوندی کا حملہ ہوتا ہے۔ پودوں میں ضیائی تالیف کا عمل رک جاتا ہے، پودے کمزور اور پیداوار کم ہو جاتی ہے۔

تھرپس کا حملہ مونگ اور ماش کی فصل پر پھول آنے پر ہوتا ہے۔ یہ کیڑا پھول کے اندر ہوتا ہے اور عمل زیرگی کو متاثر کرتا ہے جس سے پھول گر جاتے ہیں اور پھلیاں نہیں بنتیں۔

انسداد (تدارک):

دوست کیڑے مثلاً لیڈی برڈ بیٹل، سرفڈ فلائی اور کرائسوپرلا کی قدرتی افزائش کو محفوظ بنائیں۔ شدید حملے کی صورت میں سفید مکھی کیلئے: سپائنوسڈ بحساب 60 گرام فی ایکڑ۔

تھرپس کیلئے:

ایما میکٹن بینزوایٹ بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ

تیلہ کیلئے:

کلورفیناپائر (36SC) بحساب 100 ملی لٹر، امیڈا کلوپرڈ (20SL) بحساب 250 ملی لٹر یا پروفینوفاس (50EC) بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ

ملی بگ کیلئے:

کلورپائری فاس (40EC) بحساب 1000 ملی لٹر فی ایکڑ

3۔ چور کیڑا / کٹ ورم

اس کی سنڈیاں دن کے وقت پودوں کے قریب زمین میں چھپی رہتی ہیں اور رات کے وقت پودوں کے نرم تنوں کو کاٹتی ہیں جس کی وجہ سے پودے گر جاتے ہیں۔

انسداد (تدارک):

ڈھیروں کے نیچے چھپی ہوئی سنڈیوں کو تلف کریں، جڑی بوٹیاں تلف کریں، گوڈی کر کے پانی لگائیں اور پروانوں کیلئے روشنی کے پھندے لگائیں۔ شدید حملے کی صورت میں سائپر میتھرین (10EC) بحساب 250 ملی لٹر فی ایکڑ استعمال کریں۔

4۔ پھلی کی سنڈی

یہ سنڈی نرم پتوں کو کھاتی ہے اور پھلیوں میں سوراخ کر کے اندر داخل ہو کر دانوں کو تباہ کرتی ہے۔ ایک سنڈی 30 سے 40 پھلیوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

انسداد (تدارک):

پروانوں کو جنسی اور روشنی کے پھندے لگا کر تلف کریں۔ شدید حملے کی صورت میں لیوفینوران (50EC) بحساب 200 ملی لٹر اور ایما میکٹن بینزوایٹ (1.9EC) بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

5۔ لشکری سنڈی

یہ سنڈیاں لشکر کی صورت میں پودوں کو چٹ کر دیتی ہیں اور ایک کھیت سے دوسرے کھیت کی طرف یلغار کرتی ہیں۔

انسداد (تدارک):

سنڈیوں کو کھانے والے پرندوں کی حوصلہ افزائی کریں، انڈے اکٹھے کر کے تلف کریں۔ حملہ شدہ کھیتوں کے گرد نالیاں بنا کر پانی سے بھر دیں۔ شدید حملے کی صورت میں ایما میکٹن بینزوایٹ (1.9EC) بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

6۔ دیمک

یہ پودے کی جڑوں پر حملہ کرتی ہے جس سے پودے سوکھ جاتے ہیں۔ اس کا حملہ اگاؤ سے کٹائی تک کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔

انسداد (تدارک):

گوبر کی کچی کھاد کا استعمال نہ کریں، اچھی طرح گلی سڑی کھاد استعمال کریں۔ جڑی بوٹیاں اور فصل کی باقیات تلف کریں۔ آبپاشی سے حملہ کم ہوتا ہے۔ بوائی کے وقت زہر آلود بیج استعمال کریں۔ شدید حملے کی صورت میں کلورپائری فاس (40EC) بحساب 1000 ملی لٹر یا فپرونل (3%W/G) بحساب 8 کلوگرام یا بائی فینتھرین (10EC) بحساب 1000 ملی لٹر فی ایکڑ بذریعہ آبپاشی استعمال کریں۔

7۔ اسپائنولا بگ

یہ مونگ کی فصل کے آخری مراحل پر حملہ آور ہوتا ہے۔

انسداد (تدارک):

فصل کو بروقت کاشت کریں۔ شدید حملے کی صورت میں بائی فینتھرین + ایما میکٹن (EC 56) بحساب 500 ملی لٹر اور سائپر میتھرین EC 10 بحساب 250 ملی لیٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

*****

افادیت

1۔ چھوٹے اور بڑے جانوروں کا دودھ اور گوشت بڑھا کر جانوروں کی صحت و تندرستی کا ضامن کسان جانور مصالحہ جانوروں کے نظام انہضام کو درست کرنے کے ساتھ ساتھ ان کیلئے ایک بہترین طاقتور ٹانک بھی ہے۔

2۔ اس کا مسلسل استعمال جانوروں کی موذی اور جان لیوا بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے اور مکمل صحت و تندرستی مہیا کرتا ہے۔

3۔ جانوروں کی بارآوری میں مدد دیتا ہے۔ چھوٹے اور بڑے جانوروں کے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں ریکارڈ اضافہ کرتا ہے۔

4۔ جانوروں کے جسم میں چمک لاتا ہے۔ اس کا مسلسل استعمال ساڑو کی بیماری میں بھی مفید ہے۔

5۔ جانوروں کو موسمی شدت خصوصاً شدید سردی (کورے کے دنوں) کے برے اثرات سے مکمل محفوظ رکھتا ہے یوں یہ جانور شدید سردی میں بھی مطمئن رہتے ہیں۔

6۔ جانوروں میں وائی بادی اور زہر باد کا بہترین اور مکمل علاج ہے۔

7۔ دودھ اور گوشت والے جانوروں میں آنے والی تمام بیماریوں کے خلاف مکمل قوت مدافعت پیدا کر کے چھوٹے بڑے جانوروں کو بیماریوں سے 100 فیصد محفوظ رکھتا ہے

8۔ جانوروں میں کھل ، ونڈا، سائلیج اور چارہ نہ کھانے کی شکایت کو دور کرتا ہے ۔ جانوروں کی بھوک کو بڑھاتا ہے جس سے جانور کھل، ونڈا، سائلیج اور چارہ خوش ہو کر پیٹ بھر کر کھاتے ہیں

9۔ جانوروں کا معدہ ٹھیک کر کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے ۔ جانوروں کو بیماریوں سے بچاتا ہے کیونکہ ہر بیماری معدے سے ہی جنم لیتی ہے

10۔ پیٹ میں انتڑیوں کی سوزش اور اندرونی زخموں کو ٹھیک کرتا ہے

11۔ جانوروں کے جوڑوں کے درد اور جوڑوں کی سوزش کو ختم کرتا ہے

12۔ جانوروں کے معدہ کی تمام نقصان دہ رطوبتوں کو ختم کرتا ہے

13۔ جانوروں کے دودھ سے آنے والی ناگوار بدبو کو مکمل طور پر ختم کر کے دودھ کے قدرتی ذائقے کو بحال کرتا ہے۔

14۔ کھایا پیا ہضم کرتا ہے اور جانوروں کی بھوک بڑھاتا ہے۔

15۔ جانوروں میں جگالی کرنے کے عمل میں بھرپور اضافہ کرتا ہے۔

16۔ جانوروں میں اپھارہ، گیس اور بدہضمی کو ختم کرتا ہے۔

17۔ جانوروں کے تھنوں کی سوزش کو ختم کرتا ہے اور تھنوں کو صاف کرنے میں مدد دیتا ہے۔ 18۔ دودھ دینے والے جانوروں کی بروقت بارآوری میں مدد دیتا ہے۔

19۔ جانوروں کے نظام تولید میں اضافہ کرتا ہے

20۔ جانوروں کے منہ کی ناخوشگوار بدبو کو مکمل طور پر ختم کرتا ہے۔

21- جانوروں کے گوبر کی اصل شکل برقرار رکھتا ہے

22۔ جانوروں کے دودھ کی پیداوار میں اچھا خاصا اضافہ کرتا ہے۔

23۔ گوشت والے جانوروں کو تیزی سے فربہ کرتا ہے اور وزن میں قدرتی طور پر تیزی سے اضافہ کرتا ہے۔

اجزاء (فارمولا):

جانور مصالحہ کے تمام اجزاء قدرتی اشیاء پر مشتمل ہیں۔ اس میں کسی قسم کے مصنوعی اجزاء شامل نہیں کیئے گئے اور یہ ہر قسم کے کیمیکلز سے پاک 100 فیصد ہربل اور حلال اجزاء پر مشتمل ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

ملٹھی، کوڑتمہ، سونف، سوئے، کچلا مدبر، سونٹھ، کالی مرچ، اجوائن، ٹھیکری نوشادر، چرائتہ، دڑا مرچ، ریوند چینی، پودینہ، پرانا گڑ، زیرہ سفید، الائچی کلاں ،کالی زیری، ہالوں، السی، میتھرے، موکھڑی، نمک سیاہ اور نمک سفید وغیرہ

فی جانور خوراک:

جانوروں کا دودھ اور گوشت بڑھانے والے کسان جانور مصالحہ کی فی جانور خوراک کچھ اس طرح ہے۔

بڑے جانوروں کیلئے:

تمام بڑے جانوروں مثلاً بھینس، گائے، اونٹ، اونٹنی بڑا کٹڑا، بڑا بچھڑا، سانڈ، گھوڑا، گدھا، خچر وغیرہ کیلئے پہلے ہفتے لگاتار چار پانچ دن 200 گرام روزانہ اور پھر ہفتہ میں دوبار 200 گرام خوراک دیں

چھوٹے جانوروں کیلئے:

چھوٹے جانور مثلاً بھیڑ، بکری، مینڈھا، بکرا کیلئے 10 گرام اور چھوٹا کٹڑا، چھوٹا بچھڑا وغیرہ کیلئے پہلے ہفتے 25 گرام فی جانور لگاتار چار پانچ دن اور پھر ہفتے میں دوبار استعمال کروائیں۔

طریقہ استعمال:

بڑے جانور کو 200 گرام اور چھوٹے جانور کو 25 گرام کسان جانور مصالحہ کو مٹھی میں بند کر کے پنی بنا کر جانور کو ڈائریکٹ کھلا دیں یا اس پنی کو آٹے کے پیڑے میں رکھ کر یا گڑ کی پنی کے اندر رکھ کر کھلا دیں یا پھر اپنی سہولت کے مطابق چارہ سائلج کھل یا ونڈا پر چھڑک کر کھلا دیں۔

ریٹ فی کلو گرام

کسان جانور مصالحہ کا ریٹ 350 روپے فی کلو گرام ہے۔

کم از کم آرڈر:

کسان جانور مصالحہ کا کم از کم آرڈر 50 کلو گرام ہوتا ہے جس کی قیمت 17500 روپے ہے جو بذریعہ بلٹی کار گو سروس گڈز ٹرانسپورٹ پورے پاکستان میں پہنچایا جا رہا ہے۔ پیمنٹ ایڈوانس کمپنی اکاؤنٹس میں ہوگی۔

منگوانے کا طریقہ:

جانوروں کو صحت مند بنا کر ان کا دودھ اور گوشت بڑھانے والا کسان جانور مصالحہ منگوانے کیلئے آپ کسی بھی وقت کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کی ہیلپ لائن 03226780242 پر آرڈر کر سکتے ہیں۔

آپ سب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ کینسر کیئر ہسپتال لاہور کے نام سے پاکستان کا واقعی فری کینسر ہسپتال لاہور کے نزدیک رائیونڈ تبلیغی جماعت کے مرکز کے بالکل قریب وسیع رقبہ پر تعمیر ہو چکا ہے۔ اس ہسپتال نے پاکستان کے غریب، نادار اور مستحق کینسر کے مریضوں کیلئے مکمل فری کام شروع کر دیا ہے۔ ہسپتال میں دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں کیلئے عالمی معیار کی قیام گاہ بھی تعمیر کی گئی ہے۔ یہاں پر کینسر کے غریب مریضوں کا علاج اور قیام وطعام 100 فیصد مفت ہے۔ صرف صاحب حیثیت لوگوں سے علاج کے مناسب پیسے لئے جاتے ہیں۔ یہاں پر پاکستان کے چاروں صوبوں، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر سے مریض آرہے ہیں جن کا علاج مفت کیا جارہا ہے۔ اس ہسپتال کی ایک منفرد بات یہ بھی ہے کہ کینسر کے لاعلاج مریضوں کو اکثر ہسپتال گھر بھیج دیتے ہیں جہاں وہ بہت تکلیف دہ حالت میں موت کا انتظار کرتے ہیں لیکن یہاں پر 250 بیڈ کا علیحدہ بلاک قائم کیا گیا ہے جہاں پر کینسر کے لاعلاج مریضوں کو موت تک رکھا جاتا ہے اور ان کی زندگی میں تکلیف کو ہر ممکن کم کیا جاتا ہے اور ان کی انتہائی بہترین خدمت کی جاتی ہے اور یہ ایک بہت بڑی سہولت ہے۔ آپ سب سے گزارش ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اس ہسپتال کے متعلق آگاہ کریں تاکہ کینسر زدہ مریض اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہاں پر اللہ کی خوشنودی کیلئے پاکستان کے نامور اور انتہائی تجربہ کار ڈاکٹرز صاحبان کی ٹیم کام کر رہی ہے۔ کینسر کیئر ہسپتال لاہور میں مریضوں اور ان کے لواحقین کیلئے ایک عالیشان اور جدید سہولتوں سے آراستہ مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ کینسر کیئر ہسپتال لاہور پاکستان کے نیک و مخیر حضرات کی وجہ سے قائم ہوا ہے اور یہ کینسر کے مریضوں اور ان کے لواحقین کیلئے ایک بہت بڑی سہولت ہے۔ کینسر کیئر ہسپتال کے انچارج پاکستان کے بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر امراض کینسر جناب ڈاکٹر شہریار صاحب ہیں جن کی انتھک محنت کی بدولت سٹیٹ آف دی آرٹ دنیا کی جدید ترین سہولیات سے آراستہ پاکستان کا ایک بہترین کینسر ہسپتال معرضِ وجود میں آیا ہے جہاں مہنگے ترین ٹیسٹوں سے لے کر قیمتی ادویات اور بہترین قیام وطعام پر نہ تو مریضوں اور نہ ہی لواحقین کا 1 روپیہ بھی خرچہ نہیں آتا۔

ہسپتال ایڈریس:

1.5 کلو میٹر اجتماع روڈ بائی پاس (روہی نالہ) رائیونڈ لاہور

فون نمبرز:

042-35218956

042-35397605

Back to Fehrist Page

کسان دوستو! سفید زیرہ اپنی افادیت اور قیمت کے لحاظ سے ایک اہم مصالحہ دار اور ادویاتی فصل ہے۔ سفید زیرہ گرم اور خشک آب و ہوا میں زیادہ اچھی طرح پروان چڑھتا ہے اور اسے اچھی نکاسی آب کے ساتھ ساتھ اچھی دھوپ والی زمین کی ضرورت ہوتی ہے۔

زمین کا انتخاب:

سفید زیرہ ریتلی میرا، میرا اور چکنی مٹی میں اچھی طرح پروان چڑھتا ہے۔ اچھی طرح سے نکاسی آب والی اور نامیاتی مادے سے بھرپور زمین اچھی پیداوار دیتی ہے۔

بیج کا انتخاب اور شرح بیج:

سفید زیرے کی کاشت کیلئے اعلیٰ قسم کے انڈین زیرے کا ہائی کراس بیج بذریعہ چوپا اور ڈرل 4 کلو گرام فی ایکڑ جبکہ بذریعہ چھٹہ 6 کلو گرام کافی ہوتا ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر پاکستان کا سب سے اعلیٰ کوالٹی کا ہائی کراس بیج سفید زیرہ (انڈین ورائٹی) دستیاب ہے۔ کسان دوستو آپ نے جب بھی سفید زیرہ کاشت کرنا ہے انڈین ورائٹی ہی کاشت کرنی ہے، ایرانی ورائٹی بالکل کاشت نہیں کرنی کیونکہ ایرانی زیرے کی کاشت پاکستان میں بالکل بھی کامیاب نہیں ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب انڈین زیرے کا ہائی کراس بیج 1950 میں قائم ہونے والی سیڈ کمپنی صادق آباد میں اپنے فارموں پر تیار کرتی ہے جو فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ نگرانی گورنمنٹ آف پاکستان سے منظور شدہ کمپنی ہے۔

طریقہ کاشت:

زیرے کا بیج زمین میں کھیلیوں پر تقریباً ایک سے ڈیڑھ انچ گہرائی میں لگائیں۔ قطار سے قطار کا فاصلہ ڈیڑھ سے دو فٹ اور پودے سے پودے کا فاصلہ 9 انچ رکھیں۔ زیرے کو مکئی کی طرح بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ مکئی کی طرح کھیلیاں نکال کر پانی چھوڑ دیا جائے اور پانی کے اوپر نمی میں مکئی کی طرح چوپے لگائے جائیں۔ چوپے لگانے کے بعد 24 گھنٹے کے اندر اندر زمین پر جڑی بوٹی مار سپرے پینڈی میتھالین یا کسی بھی دوسری زرعی زہر کا سپرے کرنا ضروری ہے تاکہ جڑی بوٹیوں کے اگاؤ کو روکا جا سکے کیونکہ جڑی بوٹیاں اس فصل کو بہت ہی زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔

وقت کاشت:

زیرے کی فصل کا وقت کاشت 15 اکتوبر سے 30 نومبر تک ہے۔

آبپاشی:

زیرے کے پودوں کو باقاعدگی سے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بار جب پودے بڑے بڑے ہو جاتے ہیں تو وہ نسبتاً خشک سالی برداشت کر سکتے ہیں۔ جب مٹی چھونے سے خشک محسوس ہو تو پودوں کو ہلکا پانی دیں۔ زیادہ پانی دینے سے گریز کریں کیونکہ سفید زیرے کے پودے پانی بھری مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ سفید زیرے کی فصل زیادہ سے زیادہ تین چار پانی میں پک کر تیار ہو جاتی ہے اور پانی ہمیشہ کھیلیوں کے اندر دیں، فصل کے اوپر یا زیادہ بھر کر پانی نہ دیں ورنہ پودوں کی جڑیں گل سڑ جائیں گی۔

فرٹیلائزر پلان:

زمین کی تیاری کے وقت 2 بیگ مارک 6 کھاد، 2 بیگ بی او پی بمبی، 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیز ابی اور آدھا بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش چھٹہ کر کے زمین تیار کر کے فصل کاشت کر دیں۔ پہلے یا دوسرے پانی پر ایک بیگ یا آدھا بیگ یوریا استعمال کریں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

سفید زیرہ کے پودوں کے ارد گرد کے علاقے کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔ خاص طور پر جب پودے جوان ہوں کیونکہ جڑی بوٹیاں غذائی اجزاء اور پانی میں مقابلہ کرتی ہیں جس سے پیداوار میں 40 تا 50 فیصد کمی واقع ہو سکتی ہے۔

فنگس اور کورے سے بچاؤ کی سپرے:

سفید زیرے کی جڑوں کو فنگس لگنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اگر فصل مرجھانے لگے یا پودے خشک ہونے لگیں تو پودے کو جڑ سے اکھاڑ کر اس کی جڑوں کا بغور معائنہ کریں اس میں یقیناً فنگس کے آثار نظر آئیں گے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب اینٹی فراسٹ بائیو سٹیمولینٹ لیتھل 1 لٹر کی بوتل میں 1 لٹر لیکوئیڈ پوٹاش کتین 30 مکس کر کے 100 لٹر پانی میں حل کریں اور فصل پر سپرے کر دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ سپرے کر دیں جس سے فنگس مکمل طور پر ختم ہو جائے گی اور فصل ایک بار پھر سے سرسبز و شاداب لش گرین ہو جائے گی اور فصل کی رکی ہوئی بڑھوتری ایک بار پھر پورے زور و شور سے جاری ہو جائے گی۔ فصل کورے کے نقصان سے محفوظ رہے گی اور کورے کے دنوں میں بھی فصل کی بڑھوتری جاری رہے گی۔

کیڑوں اور بیماریوں کا کنٹرول:

سفید زیرہ کے پودے کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف نسبتاً مزاحمت رکھتے ہیں تاہم مکڑی اور پاؤڈری پھپھوندی پر نظر رکھیں۔ کیڑوں پر قابو پانے کیلئے کیڑے مار ادویات کا استعمال محکمہ زراعت کے ماہرین کی مشاورت سے کیا جا سکتا ہے۔

فصل کی کٹائی:

سفید زیرے کی فصل 5 یا زیادہ سے زیادہ 6 ماہ میں پک کر تیار ہو جاتی ہے یعنی اس کی کاشت گندم کے

ساتھ ہوتی ہے اور کٹائی بھی تقریباً گندم کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ سفید زیرے کے پودے پر چھوٹے سفید یا گلابی پھول آتے ہیں جن کے بعد بیج بنتے ہیں۔ جب بیج بھورے ہو جائیں اور اس سے پہلے کہ دانے گر جائیں فصل کاٹ لیں۔ پودے کو بنیاد سے کاٹیں اور اسے ایک گرم خشک جگہ پر الٹا لٹکا دیں تاکہ بیج مزید سوکھ جائیں۔ جب بیج سوکھ جائیں تو اس کو جھاڑ کر دانے نکال لیں۔ اگر زیرے کی فصل زیادہ رقبہ پر کاشت کی تو تھریشر میں باریک چھانی لگا کر گہائی کر لیں۔ دانوں کو صاف ستھرا کر کے سایہ میں خشک کریں اور سٹور کر لیں یا غلہ منڈی میں فروخت کر دیں۔ سفید زیرے کو منڈی میں 60 سے 80 ہزار روپے فی من ریٹ لگتا ہے اور بعض اوقات یہ ریٹ 1 لاکھ روپے فی من سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ اگر کم از کم پیداوار 10 من فی ایکڑ بھی آئے جو کہ ہمارے بیج اور فرٹیلائزر پلان کی بدولت اللہ پاک کے فضل و کرم سے آ جاتی ہے تو اس کی آمدن نو دس لاکھ روپے فی ایکڑ بنتی ہے۔ اب وقت کا یہ تقاضا ہے کہ ہمارے کاشتکار اور زمیندار بھائیوں کو روایتی فصلوں کے ساتھ ساتھ سفید زیرے جیسی غیر روایتی فصلوں کی طرف آنا پڑے گا ورنہ گندم کا حال تو ہمارے کاشتکاروں نے دیکھ ہی لیا ہے کہ جن کاشتکاروں کی زمین ٹھیکہ پر تھی ان کو تو گندم کی فصل میں منافع کی بجائے اچھا خاصا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

سٹوریج:

ایک بار جب بیج مکمل طور پر خشک ہو جائیں تو انہیں کسی ٹھنڈی اور تاریک جگہ پر ایئر ٹائٹ کنٹینر میں محفوظ کریں۔ مناسب طریقے سے ذخیرہ شدہ زیرہ کئی مہینوں سے ایک سال تک اپنا ذائقہ برقرار رکھ سکتا ہے۔

کسان دوستو! سفید زیرے کا اعلیٰ کوالٹی کا ہائی کراس بیج اور فرٹیلائزر پلان کے مطابق کھادوں کے حصول کیلئے آپ کسی بھی وقت میرے واٹس ایپ نمبر 03226780242 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

*****

فرسٹ کلاس والی باتیں تھرڈ کلاس میں نہیں کرتے

65 کی جنگ کے دنوں میں ہمارے والد صاحب بڑے بھائی کیلئے بہت پریشان تھے جو سندھ میں انسپکٹر پولیس تھے۔ والد صاحب نے مجھے زاد راہ دے کر وہاں بھیجا کہ کم از کم بھائی کی فیملی کو میانوالی لے آؤ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ میانوالی جنگی اثرات سے محفوظ رہے گا۔ میں بھی حصول تعلیم سے نیا نیا فارغ ہوا تھا چنانچہ والد صاحب کے حکم پر سندھ روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر بھائی صاحب کو والد صاحب کے حکم سے آگاہ کیا۔ بھائی صاحب کہنے لگے والد صاحب سے کہنا کہ فکر نہ کریں یہاں کوئی ایسی کیفیت نہیں ہے اور ہم لوگ یہاں پوری طرح محفوظ ہیں اور تم اب آ ہی گئے ہو تو دو تین دن رکو اور پھر واپس چلے جانا۔ واپسی پر بھائی صاحب مجھے چھوڑنے اسٹیشن آئے اور فرسٹ کلاس کا ٹکٹ میرے ہاتھ میں تھما کر واپس چلے گئے۔ پلیٹ فارم پر پہنچا تو ٹرین وسل دے کر قدم بڑھا چکی تھی۔ بھاگم بھاگ ایک ڈبے کا ڈنڈا پکڑ کر سوار ہوا کہ اگلے اسٹیشن پر درست جگہ ڈھونڈھ لوں گا۔ وہ ڈبہ تھرڈ کلاس کا تھا اور مسافروں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ میرے ہاتھ میں ایک انگریزی رسالہ تھا ایک جگہ ٹک کر اس کی ورق گردانی کرنے لگا۔ ساتھ کچھ ریٹائرڈ فوجی جو ہنگامی بنیادوں پر بلائے گئے تھے، بیٹھے تھے اور اوپر برتھ پر ایک صاحب لیٹے پان چبا رہے تھے۔ موضوع گفتگو جنگ اور ہندوستان کو چھٹی کا دودھ یاد دلانے کا عزم تھا۔ ہر بندہ بڑھ چڑھ کر کمال جوش و جذبے کا اظہار کر رہا تھا۔ اتنے میں کسی نے مجھے مخاطب ہو کر کہا "بابو صاحب یہ انگریزی اخبار والے کیا کہتے ہیں؟" میں نے کہا کہ اس اخبار کی رائے ہے کہ بھارت ہم سے دس گنا بڑا ملک ہے، ہماری افواج بہت بے جگری سے لڑ رہی ہیں مگر جنگ نے طول پکڑا تو ہماری فتح کے سامنے مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں۔ اتنا سننا تھا کہ برتھ پر بیٹھے ہوئے صاحب پیراشوٹر کی طرح چھلانگ لگا کر نیچے اترے اور پان کی پیک میری قمیض پر تھوک کر میرے منہ پر تھپڑ جڑ دیا اور نعرہ مارا ہندو کی اتنی جرات جو ہمیں سبق سکھا سکے۔ میں اس اچانک حملے سے سنبھل نہیں پایا تھا کہ پاس بیٹھے فوجی بھائی بھی مجھ پر پل پڑے۔ سب ہندوستانی جاسوس کے نعرے مار مار کر مجھے مارنے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر کسی اللہ کے بندے نے ہنگامی اسٹاپ کی زنجیر کھینچ دی۔ گاڑی رکنے پر پولیس ڈبے میں آئی اور مجھے گرفتار کر کے پیچھے کسی جگہ لے گئی۔ وہاں ایک ڈی ایس پی بیٹھا تھا۔ بھلا آدمی تھا اس نے مجھے پانی پلانے کا حکم دیا اور کچھ وقت کے بعد جب میرے حواس بحال ہوئے تو میں نے اپنے خاندان اور اپنے پولیس انسپکٹر بھائی صاحب کے تعارف کے ساتھ سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اس نے مجھے ایک تولیہ دیا کہ لو چھوٹے شاہ جی اپنے سر منہ پر لپیٹ لو اچھی طرح اور جوں ہی گاڑی رکے چھلانگ مار کر بھاگ جانا، تمہارے پاس چند لمحے ہونگے ورنہ ہجوم اکٹھا ہو گیا تو ہم سے نہیں سنبھلے گا۔ جب اگلا سٹیشن آیا، گاڑی آہستہ ہونی شروع ہوئی تو ڈی ایس پی نے مجھے اشارہ کیا، میں نے قدم اٹھاتے ہوئے ممنونیت سے اسے دیکھا تو اس نے میری طرف انگلی اٹھا کر ایک بات کہی کہ یاد رکھنا کہ جو باتیں فرسٹ کلاس والی ہوں انہیں تھرڈ کلاس میں نہیں کرتے بلکہ چپ رہتے ہیں۔

Back to Fehrist Page

زمین و آب ہوا:

پاکستان میں سونف کی کاشت ہر جگہ کی جا سکتی ہے مگر جہاں پانی وافر ہو وہاں یہ پودا بڑی تیزی کے ساتھ نشو و نما پاتا ہے۔ ہر قسم کی زمین اس کی کاشت کیلئے موزوں ہے لیکن زرخیز چکنی مٹی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ سیلاب زدہ زمینوں میں بغیر پانی کے بھی یہ فصل اچھی پیداوار دیتی ہے۔ کلراٹھی، تھور زدہ اور سیم زدہ زمین اس کی کاشت کیلئے زیادہ موزوں نہیں۔

زمین کی تیاری:

کاشت سے پہلے تین چار مرتبہ ہل چلا کر زمین بالکل نرم، بھربھری اور ہموار کرلیں۔ اگر سونف قطاروں میں کاشت کرنا مقصود ہو تو راونی کے بعد دوبار ہل چلائیں تاکہ زمین باریک، نرم اور بھربھری ہو جائے اور پھر تروتر میں سونف کاشت کی جائے۔

وقت کاشت:

سونف کی فصل 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک کاشت کی جاسکتی ہے۔

طریقہ کاشت:

تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سونف کی چھٹہ سے کاشت کی ہوئی فصل سب سے زیادہ پیداوار دیتی ہے جس کی وجہ پودوں کی زیادہ تعداد ہے تاہم ہمارے ہاں سونف کی کاشت کے تین طریقے رائج ہیں:

1۔ چھٹہ

2۔ قطاروں میں کاشت

3۔ وٹوں پر کاشت

اگر سونف کی فصل کو قطاروں میں کاشت کرنا مقصود ہو تو لائنوں کا درمیانی فاصلہ ڈیڑھ فٹ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 9 انچ رکھیں۔ قطاروں کا یہ درمیانی فاصلہ بڑھانے سے پودوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے جس سے پیداوار میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ وٹیں بنا کر کاشت کرنے سے بھی پیداوار کم آتی ہے۔

شرح بیج:

قطاروں میں یا وٹوں (کھیلیوں) پر کاشت کیلئے 2 سے 3 کلوگرام اور چھٹہ کیلئے 5 کلوگرام بیج درکار ہوتا ہے۔ بیج بونے کے بعد دس بارہ دن میں اگاؤ مکمل ہو جاتا ہے۔ 100 فیصد گارنٹی کے ساتھ شاندار جرمینیشن والا ہائی کراس بیج سونف کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پیلٹ فارم پر دستیاب ہے جسے منگوانے کیلئے آپ کسی بھی وقت واٹس ایپ نمبر 03226780242 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

فرٹیلائزر پلان:

سونف کی فصل سے ریکارڈ پیداوار حاصل کرنے کیلئے زمین کی تیاری کے دوران 3 بیگ مارک 6 کھاد، 2 بیگ بی او پی بمبی، 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی اور آدھا بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش استعمال کریں اور پھر پودوں کی بڑھوتری کیلئے پہلی یا دوسری آبپاشی کے ساتھ آدھا یا ایک بیگ یوریا استعمال کریں۔

آبپاشی:

سونف کی بوائی اگر تروتر میں لائنوں میں کی جائے تو سونف اگ آنے کے بعد جب پودے تقریباً پانچ چھ انچ کے ہو جائیں تو پہلا پانی لگادیں۔ اگر فصل چھٹہ سے کاشت کرنا ہو تو چھٹہ دے کر بارہیرو یا ترپھالی پھیرنے کے بعد ہلکا سہاگہ دیا جائے اور پھر آبپاشی کر دی جائے۔ بارہیرو چلانا زیادہ موزوں ہے۔ فصل کو تین پانی دینے کے بعد پانی بند کردیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

جڑی بوٹیاں کسی بھی فصل کی پیداوار میں 30 سے 50 فیصد تک کم کر سکتی ہیں۔ اگر سونف کی فصل بذریعہ چھٹہ کاشت کرنی ہو تو کاشت سے پہلے زرعی زہروں سے جڑی بوٹیوں سے نجات کیلئے اقدامات کرنا ہوں گے۔ لائنوں میں کاشت اور وٹوں پر کاشت کی صورت میں جڑی بوٹیوں کا خاتمہ بذریعہ گوڈی کریں۔

کیڑے مکوڑے اور بیماریاں:

عام طور پر سونف کی فصل پر کیڑوں مکوڑوں یا بیماریوں کا کوئی خاص حملہ نہیں ہوتا لیکن اگر فصل پر کسی قسم کے کیڑوں مکوڑوں یا کسی بیماری کا حملہ معاشی حد عبور کر جائے تو محکمہ زراعت توسیع اور پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورے سے زرعی ادویات کا سپرے کیا جائے۔

فصل کا فنگس اور کورے سے تحفظ:

کورا پڑنے سے دو تین ہفتے پہلے 1 لٹر لیکوئیڈ پوٹاش کین 30- اور 1 لٹر اینٹی فراسٹ بائیو سٹیمولینٹ لیتھل کو 100 لٹر پانی میں حل کر کے فی ایکڑ سپرے کریں اس سے پودوں کی جڑوں میں لگی فنگس مکمل طور پر ختم ہو جائے گی اور فصل کورے کے نقصان سے 100 فیصد محفوظ ہو جائے گی۔ شدید سردی اور کورے میں بھی فصل کی بڑھوتری

جاری رہے گی اور فصل لش گرین ہو جائے گی۔

دانا موٹا وزنی اور چمکدار:

اگر آپ چاہتے ہیں کہ سونف کے دانے موٹے وزنی اور چمکدار ہوں اور پیداوار میں بھی شاندار اضافہ ہو تو دوسرے یا تیسرے پانی پر 5 کلو گرام فی ایکڑ سلفوتار پلس 80 فیصد سلفر فلڈ کر دیں۔

برداشت وخشک کرنے کا طریقہ

پودے کی ہر شاخ کے سرے پر ایک مرکب پھول نمودار ہوتا ہے جس پر بعد میں دانے بنتے ہیں۔ بیجوں کے یہ گچھے یا خوشے اپریل میں پکنا شروع ہو جاتے ہیں جو دیر سے بوائی کی صورت میں مئی کے مہینے میں پکتے ہیں۔ اگر ساری فصل ایک ہی وقت میں پک کر تیار ہو جائے تو ساری فصل کی ایک ہی وقت میں کٹائی کر کے سائے میں خشک کر کے تھریشر سے نکال لیں۔ اگر فصل ایک ہی وقت میں تیار نہ ہو تو سونف کے پودے ایک وقت میں کاٹنے کی بجائے صرف گچھوں کو علیحدہ علیحدہ کاٹا جائے لیکن یہ خیال رہے کہ گچھوں میں دانے زردی مائل ہوں اور قد پورا کر چکے ہوں۔ پہلے پکے ہوئے گچھے پہلے اور بعد میں پکے ہوئے بعد میں کاٹنے چاہئیں۔ ان کاٹے ہوئے گچھوں کو ٹاٹ یا بوریوں پر بچھا کر سائے میں سکھانا چاہیے اور دو تین دن کے وقفہ سے ان کو الٹتے پلٹتے رہنا چاہیے۔ جب سارے گچھے اچھی طرح خشک ہو جائیں تو بیج کو چھڑیوں کے ذریعے علیحدہ کر کے بوریوں میں بھر لیں۔

بیج منگوانے کیلئے رابطہ:
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
ہیلپ لائن 03226780242

شاعر: فیض احمد فیض

چلو اب ایسا کرتے ہیں ستارے بانٹ لیتے ہیں
ضرورت کے مطابق ہم سہارے بانٹ لیتے ہیں

محبت کرنے والوں کی تجارت بھی انوکھی ہے
منافع چھوڑ دیتے ہیں خسارے بانٹ لیتے ہیں

اگر ملنا نہیں ممکن تو لہروں پر قدم رکھ کر
ابھی دریائے الفت کے کنارے بانٹ لیتے ہیں

میری جھولی میں جتنے بھی وفا کے پھول ہیں ان کو
اکٹھے بیٹھ کر سارے کے سارے بانٹ لیتے ہیں

محبت کے علاوہ پاس اپنے کچھ نہیں ہے فیض
اسی دولت کو ہم قسمت کے مارے بانٹ لیتے ہیں

پنجابی غزل
شاعر: ارشاد سندھو

کیتے قول نباہ نی جِندے
عشق اُلاہے لاہ نی جِندے

اِنج سولی تے پا دھمالاں
موت وی آکھے واہ نی جندے

دِل دے کپاں وچ ای ٹھر گئی
میری اوہدی چاہ نی جِندے

میں ویکھے نیں چن تے سورج
اندروں کالے شاہ نی جِندے

اوڑک اِک دِن ڈنگ لیندے نیں
سپ، سجن تے ساہ نی جِندے

جینا کیہ سی پے گئے ساڈے
گل توں وڈے پھاہ نی جِندے

خورے سندھو مُڑ ای آوے
راہ تے منجا ڈاہ نی جِندے

شاعر: احمد عبد اللہ

مفرور پرندوں میں یہ اعلان گیا ہے
صیاد نشیمن کا پتہ جان گیا ہے

یعنی جسے دیمک لگی جاتی ہے وہ میں ہوں
اب آ کے میرا میری طرف دھیان گیا ہے

شیشے میں بھلے اس نے میری نقل اتاری
خوش ہوں ! کوئی تو مجھے پہچان گیا ہے

اب بات تیری کن پہ ہے کچھ کر میرے مولا
اک شخص تیرے در سے پریشان گیا ہے

اور یہ نام و نسب جا کے زمانے کو بتاؤ
درویش تو دستک سے ہی پہچان گیا ہے

اُردو غزل
شاعر: احمد سلمان

جو ہم پہ گزرے تھے رنج سارے ، جو خود پہ گزرے تو لوگ سمجھے ۔
جب اپنی اپنی محبتوں کے ، عذاب جھیلے تو لوگ سمجھے ۔

وہ جن درختوں کی چھاؤں میں سے، مسافروں کو اٹھا دیا تھا۔
انہی درختوں پہ اگلے موسم، جو پھل نہ اترے تو لوگ سمجھے۔

اس ایک کچی سی عمر والی کے ، فلسفے کو کوئی نہ سمجھا
جب اس کے کمرے سے لاش نکلی، خطوط نکلے تو لوگ سمجھے۔

وہ خواب تھے ہی چنبیلیوں سے، سو سب نے حاکم کی کر لی بیعت
پھر اک چنبیلی کی اوٹ میں سے، جو سانپ نکلے تو لوگ سمجھے۔

وہ گاؤں کا اک ضعیف دہقاں، سڑک کے بننے پہ کیوں خفا تھا
جب اس کے بچے جو شہر جا کر، کبھی نہ لوٹے تو لوگ سمجھے

تعارف:

اسپغول کا پودا ایک سالانہ پیدا ہونے والی بوٹی ہے جو 12 سے 18 انچ تک بڑھتی ہے۔ اس کے پتے سیدھے اور مخالف سمتوں میں ہوتے ہیں جن کا سائز عموماً دس گیارہ انچ ہوتا ہے۔ اس کی جڑ اچھی طرح نمو پاتی ہے۔ پھول خوبصورت، سفید، چھوٹے اور بے شمار ہوتے ہیں جو عموماً اُگنے کے 60 دنوں بعد لگتے ہیں۔ ہلکی مٹی اور کم پانی کی ضرورت اس فصل کی خاص خوبیاں مانی جاتی ہیں۔

طریقہ کاشت:

اس کے بیج بہت چھوٹے ہوتے ہیں جنہیں آبپاشی میں ضائع ہونے کے خطرے کی وجہ سے عموماً آبپاشی کے بعد بویا جاتا ہے۔ اسے چاول کی فصل کے بعد بچ جانے والی مٹی میں نمی پر بھی کاشت کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح ہماری قلت آب کی مشکل کے باوجود یہ ایک اچھی آمدنی والی فصل ہو سکتی ہے۔ ان بیجوں کو چھوٹے کیاروں میں ضروری تیاری کے بعد بویا جاتا ہے مگر چاول کے کھیتوں میں چاول کی کٹائی کے فوراً بعد ہی کاشت کیا جاتا ہے۔ اکثر علاقوں میں اسے برسیم کی طرح کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کا بیج چونکہ بہت باریک اور ہلکا پھلکا ہوتا ہے اس لئے اس میں باریک مٹی یا ریت یا باریک پولٹری ویسٹ یا کرسٹل دانے دار ہائبرڈ مکا پوٹاش شامل کر کے برسیم کی طرح چھٹہ دیا جاتا ہے۔ برسیم کی طرح کھیت میں پانی چھوڑ دیا جاتا ہے اور جب زمین میں پانی جذب ہو جائے تو بیج کا چھٹہ دے کر اس کے اوپر کوئی چھاپہ پھیر دیا جاتا ہے تاکہ بیج زمین کے اندر چلا جائے۔

اسپغول کی فصل کو مکئی کی طرح کھیلیاں نکال کر بذریعہ چوپا بھی لگایا جاسکتا ہے لیکن کھیلیوں میں پانی کے اوپر اچھی نمی میں انتہائی کم گہرائی میں چوپا لگایا جائے کیونکہ اگر بیج زیادہ گہرائی میں چلا گیا تو اس کے پودوں کا زمین سے باہر نکلنا مشکل ہو جائے گا۔ کھیلیوں کا آپس میں فاصلہ ڈیڑھ سے دو فٹ اور پودے سے پودے کا فاصلہ 9 انچ رکھیں۔

زمین کا انتخاب اور تیاری:

اسپغول کی فصل ہلکی، نہری اور ریتلی مٹی میں زیادہ بہتر طور پر نمو پاتی ہے۔ زمین کو ہل سہاگہ چلا کر اچھی طرح نرم، بھر بھرا اور ہموار کر لیا جائے۔ اسپغول عام طور پر زیادہ پی ایچ والی والی زمینوں میں بھی بخوبی کاشت کیا جاسکتا ہے۔ بوائی سے پہلے عموماً کھیتوں کو پانی دیا جاتا ہے تاکہ اس میں ضروری نمی پیدا ہو سکے اور مٹی و بیج کا ربط مضبوط ہو سکے جس کے بعد آبپاشی یا بارش کے نتیجہ میں بیج کے بہت گہرائی میں چلے جانے کا خطرہ بھی نہیں رہتا۔ تجویز کردہ کھادیں ڈال کر زمین کو اچھی طرح تیار کر کے پانی چھوڑ دیں۔ جب پانی جذب ہو جائے تو بیج کا چھٹہ کر دیا جائے۔ یاد رہے کہ اسپغول کا بیج چونکہ بہت ہی ہلکا ہوتا ہے اس لئے اسے اکیلا چھٹہ نہ کیا جائے بلکہ چھٹہ دینے میں آسانی کیلئے اس میں ریت یا چھانی ہوئی باریک مٹی یا پولٹری فارم کی ویسٹ یا کرسٹل اور باریک دانے والی ہائبرڈ مکا پوٹاش ساڑھے بارہ کلوگرام ملا کر چھٹہ کیا جائے۔

آب وہوا:

اسپغول تقریباً 120 سے 130 دن کی فصل ہے جس کیلئے سرد خشک موسم زیادہ بہتر رہتا ہے۔ اسپغول کو فصل ربیع کے طور پر کاشت کیا جاتا ہے

وقت کاشت:

اسپغول کی فصل ستمبر، اکتوبر اور نومبر میں کاشت کی جاسکتی ہے

بوائی اور شرح بیج:

اسپغول کے بیج بہت چھوٹے اور ہلکے ہوتے ہیں۔ ایک ہزار بیجوں کا وزن دو گرام سے بھی کم ہوتا ہے۔ اسپغول کی کاشت کیلئے 3 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کرنا چاہئے۔ مناسب اور سازگار ماحول میں اسپغول کے بیجوں کا 30 فیصد حصہ 5 سے 8 دنوں میں اگ آتا ہے۔ بیج سے پھوٹنے والی یہ کونپلیں سردی سے بہت جلد متاثر ہو جاتی ہیں لہٰذا فصل کو سخت سردی اور کورے سے محفوظ رکھنا ضروری ہے جس کیلئے کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پیلٹ فارم پر دستیاب اینٹی فراسٹ بائیو سٹیمولینٹ سپرے لیتھل 1 لٹر کی بوتل میں 1 لٹر لیکوئیڈ پوٹاش کین 30–کا 1 لٹر مکس کر کے 100 لٹر پانی میں حل کر کے سردی آنے کے دو تین ہفتے پہلے سپرے کر دیا جائے تو فصل شدید سردی اور کورے سے مکمل طور پر محفوظ رہے گی اور فصل کی کورے کی وجہ سے بڑھوتری بھی نہیں رکے گی۔ فصل لش گرین ہوگی اور پیداوار میں بھی شاندار اضافہ ہوگا اور پودوں کی جڑوں میں پیدا ہونے والی فنگس سے بھی فصل محفوظ رہتی ہے۔ اسپغول کی ریکارڈ پیداوار دینے والا بیج کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہے جسے منگوانے کیلئے آپ کسان ورلڈ مارکیٹنگ

کی ہیلپ لائن 03226780242 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

فرٹیلائزر پلان:

زمین کی تیاری کے وقت 2 سے 3 بیگ مارک 6 کھاد، 2 بیگ بی او پی بمسی، 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی اور آدھا بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش استعمال کریں اور پھر پہلی آبپاشی کے ساتھ آدھا بیگ یوریا استعمال کریں۔ آدھا بیگ یوریا دوسری یا تیسری آبپاشی پر دے دیں۔

دانا موٹا وزنی اور چمکدار:

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دانے موٹے وزنی اور چمکدار ہوں اور پیداوار میں بھی شاندار اضافہ ہو تو دوسرے پانی پر 5 کلو گرام فی ایکڑ سلفوتار پلس 80 فیصد سلفر ضرور فلڈ کریں۔

آبپاشی:

اسپغول کو پانی کی ضرورت درمیانہ درجہ کی ہوتی ہے اس لئے 2 سے 4 مرتبہ کی ہلکی آبپاشی کافی رہتی ہے۔

جڑی بوٹیوں کا کنٹرول:

اسپغول کی فصل جڑی بوٹیوں سے پاک ہونی چاہئے۔ اس مقصد کیلئے کسی زہر کا استعمال نہ کریں بلکہ جڑی بوٹیاں گوڈی کرکے نکال دیں۔

کیڑے مکوڑے اور بیماریوں سے حفاظت:

اسپغول کی فصل پر کیڑوں مکوڑوں اور بیماریوں کا حملہ نہ ہونے کے برابر ہے تاہم اگر کسی سٹیج پر کیڑوں مکوڑوں یا کسی بیماری کا حملہ ہو جائے تو معاشی حد عبور ہونے پر زرعی ماہرین کی مشاورت سے زرعی ادویات کا استعمال کریں۔

برداشت:

کٹائی کے قریب اس فصل کو سب سے اہم ضرورت صاف دھوپ والے اور خشک موسم کی ہوتی ہے۔ رات کا بلند درجہ حرارت اور ابر آلود موسم کٹائی کے قریب اس فصل کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ پکی ہوئی فصل پر بارش اسے کافی حد تک ضائع کر سکتی ہے۔ پکنے کے قریب اس کے پھول کی پتیاں سرخی مائل بھورے رنگ کی جبکہ نچلے پتے خشک اور بالائی زرد ہو جاتے ہیں۔ فصل کی کٹائی صبح کے وقت، موسم میں نمی کم سے کم ہونے پر کی جاتی ہے تاکہ فصل کو نقصان نہ پہنچے۔ اس فصل کو کاشت سے برداشت تک 110 سے 120 دن لگتے ہیں۔ رنگت زرد ہونے پر جو کہ فصل کے پختہ ہونے کی علامت ہے، کٹائی

شروع کی جاسکتی ہے۔ کٹائی درانتی کی مدد سے کی جاتی ہے۔ اگر فصل زیادہ رقبہ پر کاشت کی گئی ہو تو تھریشر سے بھی گہائی کی جاسکتی ہے۔ کٹائی کے بعد خشک ہونے پر چھلکے الگ کرنے کا عمل چھڑی سے کوٹنے کے ذریعہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بیجوں کو صفائی اور سٹور کرنے کیلئے لازمی طور پر 10 سے 12 فیصد نمی پر خشک کرنا چاہئے۔ 2 سال سے زائد عرصہ تک سٹور کرنے پر بیجوں کی کوالٹی بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔

*****

مصنوعی ذہانت اور کسان

چین میں ایک کسان نے دعویٰ کیا ہے کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) اسسٹنٹ کی جانب سے کیڑے مار دوا کے استعمال سے متعلق دیے گئے مشورے پر عمل کرنے کے بعد اس کی 25 ایکڑ فصل راتوں رات تباہ ہوگئی۔ مقامی رپورٹس کے مطابق صوبہ آنہوئی کے شہر چوزہاؤ سے تعلق رکھنے والا 67 سالہ کسان گزشتہ ایک برس سے زرعی معاملات میں مصنوعی ذہانت پر انحصار کر رہا تھا۔ وہ فصلوں کی دیکھ بھال سے لے کر کھاد ڈالنے اور زرعی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی تک مختلف امور میں اے آئی سے مشورے لیتا تھا۔ شروع میں اے آئی کے مشوروں سے اسے کامیابی ملتی رہی جس کے باعث اس کا اعتماد بڑھتا گیا۔ بعد ازاں اس نے اے آئی کی ہدایات پر بغیر کسی ماہر سے تصدیق کئے اندھا دھند عمل کرنا شروع کر دیا۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوا جب کسان نے تل کی فصل میں جڑی بوٹیوں اور کیڑوں پر قابو پانے کیلئے اے آئی سے بہترین طریقہ علاج دریافت کیا۔ اے آئی کی جانب سے تجویز کردہ کیمیائی علاج پر عمل کیا گیا لیکن نتیجہ انتہائی تباہ کن نکلا اور کھیت میں موجود نومولود تل کے پودوں کی بڑی تعداد مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ زرعی ماہرین کے مطابق اس نقصان کی بڑی وجہ فلوفیناسیٹ نامی جڑی بوٹی مار دوا بنی جو اگر انتہائی احتیاط اور مخصوص طریقے سے استعمال نہ کی جائے تو تل کی فصل کیلئے بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ یوں ایک ایسے کسان (جو ایک سال تک اے آئی کے مشوروں سے فائدہ اٹھاتا رہا) کو ایک غلط مشورے نے بھاری مالی نقصان سے دوچار کر دیا۔ یہ واقعہ ایک بار پھر اس سوال کو اجاگر کرتا ہے کہ کیا زرعی اور دیگر حساس شعبوں میں اے آئی پر مکمل انحصار محفوظ ہے؟ ماہرین کے مطابق ایسی صورت حال میں اے آئی کے مشورے کو حتمی فیصلہ سمجھنے کے بجائے مستند زرعی ماہرین سے مشاورت کرنا ضروری ہے۔

***

Back to Fehrist Page

تعارف:

تخم بالنگو یا تخم ملنگا کے نام سے تو آپ واقف ہی ہوں گے۔ ہمارے ہاں بازاری شربت اور فالودے وغیرہ میں اس کا استعمال عام ہے لیکن اس سے بڑھ کر تخم ملنگا یونانی طریقہ علاج میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ جدید میڈیکل سائنس نے ثابت کیا ہے کہ تخم ملنگا خون میں پائے جانے والے کولیسٹرول اور ٹرائی گلائسر ائڈ میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ تخم ملنگا پاکستان سمیت دنیا کے دیگر ممالک افغانستان، چائنہ، انڈیا، ترکمانستان، قازقستان، کرغستان، روس، تاجکستان، ازبکستان، جنوب مشرقی ایشیا اور یورپ کے کئی ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں بے شمار کاشتکار پچاس پچاس ایکڑ پر بھی تخم ملنگا کی فصل کاشت کر رہے ہیں۔ خاص طور پر جنوبی پنجاب یا وہ علاقے جہاں کاشتکاروں کو پانی کی کمی کا سامنا ہے وہاں تخم ملنگا کی فصل بڑی کامیابی سے کاشت کی جاسکتی ہے۔ اس کا پودا وجود کے اعتبار سے نازک ہوتا ہے لیکن یہ پانی کی کمی کو برداشت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کا قد ایک سے ڈیڑھ فٹ تک ہو جاتا ہے۔ تخم ملنگا کی فصل کاشت کر کے آپ فی ایکڑ 2 سے 3 لاکھ روپے تک آمدن حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کو تخم ملنگا کی کاشت سے متعلق جدید پیداواری ٹیکنالوجی سے آگاہ کرتے ہیں۔

وقتِ کاشت:

پاکستان میں تخم ملنگا کی کاشت کا موزوں ترین وقت ستمبر، اکتوبر اور نومبر ہے۔

طریقہ کاشت:

تخم ملنگا کی کاشت بالکل برسیم کی طرح کی جاتی ہے۔ زمین تیار کرنے کے بعد پانی لگائیں۔ جب زمین پانی جذب کر لے تو پھر اس میں تخم ملنگا کے بیج کا چھٹہ لگا دیں۔ واضح رہے کہ چھٹہ کرتے وقت کھیت میں پانی کھڑا نہیں ہونا چاہیے بلکہ جب پانی مکمل طور پر زمین میں جذب ہو جائے تو اس وقت چھٹہ کریں۔ یاد رکھیں کہ تخم ملنگا کا بیج بہت باریک اور ہلکا ہوتا ہے اس لئے اس میں ریت، باریک مٹی یا پولٹری فارم کی باریک ویسٹ یا ساڑھے بارہ کلو گرام باریک دانے دار ہائبرڈ مکا پوٹاش شامل کر لیں تاکہ چھٹہ کرنے میں آسانی رہے۔ تخم ملنگا کو مکئی کی طرح کھیلیوں میں پانی چھوڑ کر نمی میں انتہائی کم گہرائی میں بذریعہ چوپا بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ خشک جگہ اور زیادہ گہرائی میں لگایا گیا بیج نہیں اگے گا۔ کھیلیوں میں قطار سے قطار کا فاصلہ ڈیڑھ سے دو فٹ اور پودے سے پودے کا فاصلہ 9 انچ تک رکھیں۔

فرٹیلائزر پلان:

زمین کی تیاری کے وقت 2 سے 3 بیگ فی ایکڑ مارک 6 کھاد، 2 بیگ بی اوپی بمبسی، 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی اور آدھا بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش اور فصل کی مناسب بڑھوتری کیلئے آدھا بیگ یوریا زمین پر چھٹہ کر کے زمین میں مکس کریں اور پھر زمین تیار کر کے فصل کاشت کر دیں۔

شرح بیج:

شرح بیج کا انحصار طریقہ کاشت پر ہے۔ اگر آپ تخم ملنگا کی فصل بذریعہ چھٹہ کاشت کر رہے ہوں تو پھر فی ایکڑ 4 کلو گرام تک بیج درکار ہو گا اور اگر آپ یہ فصل کھیلیوں پر بذریعہ چوپا کاشت کر رہے ہیں تو 3 کلو گرام فی ایکڑ بیج کافی ہوتا ہے۔ شاندار جرمینیشن کے ساتھ ریکارڈ پیداوار دینے والا خالص اور اعلیٰ کوالٹی کا بیج تخم ملنگا کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہے۔ منگوانے کیلئے آپ کسی بھی وقت واٹس ایپ نمبر 03226780242 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

فصل کا دورانیہ:

تخم ملنگا کی فصل 4 سے 5 ماہ میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ اکتوبر میں کاشتہ فصل مارچ میں اور نومبر میں کاشت ہونے والی فصل اپریل میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔

آبپاشی:

تخم ملنگا کی فصل کو کتنے پانی کی ضرورت ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ تخم ملنگا کی فصل بغیر پانی کے بھی پک کر تیار ہو جاتی ہے تو یہ بے جا نہ ہو گا۔ ویسے تو اسے جس پانی میں کاشت کیا جاتا ہے اسی پانی پر بھی پکایا جا سکتا ہے لیکن اگر ضرورت پڑے تو آپ اسے ایک پانی لگا سکتے ہیں اگر اسے دوسرا پانی لگا دیا جائے تو اس کا قد ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ زیادہ قد بڑھنے سے تخم ملنگا کی فصل گر جاتی ہے جس کے سبب اس کی پھلیوں میں بیج یا تو بالکل ہی نہیں بنتے یا پھر بہت ہی کم بنتے ہیں اس لئے اسے ضرورت سے زیادہ پانی بالکل نہیں لگانا چاہیے

جڑی بوٹیوں کا تدارک:

جڑی بوٹیاں مارنے کیلئے جب تخم ملنگا کی فصل کا اگاؤ مکمل ہو جائے اور جڑی بوٹیاں زیادہ اگ آئیں تو

آپ نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹی مار زہر ٹاپ سٹار کا سپرے کر سکتے ہیں۔ اس سپرے سے تخم ملنگا میں جڑی بوٹیوں کا بڑی حد تک خاتمہ ہو جائے گا۔ عام طور پر تخم ملنگا کی کاشت کے 24 گھنٹوں کے اندر اندر پینڈی میتھالین کا سپرے کر دیا جائے تو جڑی بوٹیاں نہیں اگیں گی۔

کیڑے مکوڑوں کا خاتمہ:

عام طور پر تخم ملنگا کی فصل پر کیڑے مکوڑوں کا حملہ کم ہی ہوتا ہے لیکن پھر بھی آپ اپنی فصل پر نظر رکھیں اگر کبھی رس چوسنے والے کیڑے حملہ آور ہو جائیں تو موقعہ کی مناسبت سے محکمہ زراعت کے ماہرین کی مشاورت سے زہر سپرے کیا جا سکتا ہے۔

کین-30 اور اینٹی فراسٹ بائیو سٹیمولینٹ لیتھل کا سپرے:

تخم بالنگو کی فصل چونکہ بہت نرم و نازک ہوتی ہے اس لئے کورا پڑنے سے ہفتہ دس دن پہلے 1 لٹر اینٹی فراسٹ بائیو سٹیمولینٹ لیتھل اور 1 لٹر کین-30 لیکوئیڈ پوٹاش کو 100 لٹر پانی میں حل کر کے فصل پر سپرے کر دیں جس سے انتہائی سرد موسم میں بھی فصل کی بڑھوتری تیزی سے جاری رہے گی اور فصل کورے کی تباہی سے بھی 100 فیصد محفوظ رہے گی۔

کٹائی اور گہائی:

جب تخم ملنگا کی فصل پک جائے تو اسے درانتی سے کاٹ لیں یا ہاتھ سے اکھاڑ لیں۔ اگر وسیع رقبہ پر فصل کاشت ہو تو تھریشر مشین یا ہارویسٹر سے کام لیا جا سکتا ہے۔ فصل کاٹنے کے بعد اسے سوکھنے کے لئے اچھی طرح دھوپ لگا لیں۔ اس کے بعد اس کی گہائی کر لیں۔ تخم ملنگا کی گہائی کے عام طور پر دو طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ پانی والا اور دوسرا مشین والا۔ پانی والے طریقے سے اگر آپ گہائی کرنا چاہیں تو ایک بڑا سا ڈرم لے لیں اور اسے پانی سے بھر لیں۔ تخم ملنگا کے پُولے لے کر اس کی پھلیاں ڈرم کے پانی میں اچھی طرح ڈبو کر باہر نکال لیں۔ باہر نکالتے ہی اسے اچھی طرح سے جھٹک کر ایک طرف رکھ دیں۔ پانی سے گیلا ہونے کی وجہ سے تخم ملنگا کی پھلیوں کا منہ کھل جاتا ہے۔ پھلیوں کے منہ کھلنے پر اسے تلوں کی طرح الٹا کر کے جھاڑ لیا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ مشین کا ہے۔ گندم والی تھریشر میں باریک جالی لگا کر بھی اس کی گہائی کی جا سکتی ہے۔ تھریشر سے گہائی کرنے کی صورت میں اسے پانی وغیرہ میں ڈبونے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

فی ایکڑ پیداوار:

اگر اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے تو تخم ملنگا کی پیداوار 15 سے 20 من فی ایکڑ تک لی جا سکتی ہے

احتیاطی تدابیر:

جب تخم ملنگا کی فصل پک رہی ہوتی ہے تو پکی ہوئی فصل کو بارش سے بچانا ضروری ہے۔ اگر پکی ہوئی فصل پر بارش ہو گئی تو اس میں لگی ہوئی پھلیوں کا منہ کھل جائے گا اور ہوا چلنے کی صورت میں اس کا بیج نیچے گر کر ضائع ہو جائے گا لہٰذا ضروری ہے کہ جیسے جیسے فصل پکتی جائے ویسے ویسے اسے اکھاڑتے جائیں اور کسی بارش سے محفوظ جگہ پر سٹور کرتے جائیں۔ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی پر نظر رکھیں۔ ویسے مارچ اپریل میں جب یہ فصل تیار ہوتی ہے بارش کا امکان کم ہی ہوتا ہے اس لئے کوئی ایسی پریشانی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

تخم ملنگا کی منڈی:

تخم ملنگا کی فصل فروخت کرنے کیلئے آپ کو کوئی منڈی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بیوپاری خود ہی آپ کے پاس آ کر اچھے داموں میں یہ فصل خرید کر لے جائیں گے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی فصل کو اچھا ریٹ لگے تو فصل کی نمی اور صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھنا ہوگا۔

*****

عقیدتیں بے لباس ہوں گی

شاعر: دانش نقوی

مصیبتیں سر برہنہ ہوں گی
عقیدتیں بے لباس ہوں گی
تھکے ہوؤں کو کہاں پتہ تھا کہ
صبحیں یوں بد حواس ہوں گی

تو دیکھ لینا ہمارے بچوں کے
بال جلدی سفید ہوں گے
ہماری چھوڑی ہوئی اداسی سے
سات نسلیں اداس ہوں گی

کہیں ملیں تم کو بھوری رنگت
کی گہری آنکھیں مجھے بتانا
میں جانتا ہوں کہ ایسی آنکھیں
بہت اذیت شناس ہوں گی

میں سردیوں کی ٹھٹھرتی شاموں
کے سرد لمحوں میں سوچتا ہوں
وہ سرخ ہاتھوں کی گرم پوریں نہ
جانے اب کس کو راس ہوں گی

یہ جس کی بیٹی کے سر کی چادر
کئی جگہ سے پھٹی ہوئی ہے
تم اس کے گاؤں میں جا کے دیکھو
تو آدھی فصلیں کپاس ہوں گی

*****

Back to Fehrist Page

تعارف:

یہ پودا خودرو حالت میں وادی کشمیر اور وادی سوات میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ نباتاتی تقسیم کے لحاظ سے اس کا تعلق ٹماٹر والے خاندان سے ہے۔ اجوائن کی کامیاب کاشت اور زیادہ پیداوار کے حصول کیلئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

زمین اور آب وہوا:

زرخیز اور آبپاش علاقوں میں اس کی کاشت کامیابی سے کی جاسکتی ہے۔ ریتلی، کلراٹھی، سیم زدہ اور تھور والی زمین اس کی کاشت کیلئے موزوں نہیں ہے۔ پہاڑی علاقوں میں بھی اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ یہ موسم سرما کی فصل ہے یعنی اس کی بڑھوتری کیلئے ٹھنڈے موسم کی ضرورت ہوتی ہے اور فصل پکتے وقت گرم موسم درکار ہوتا ہے۔

زمین کی تیاری:

زمین کو اچھی طرح تیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ چار پانچ مرتبہ ہل و سہاگہ چلایا جائے تاکہ مٹی اچھی طرح باریک اور بھربھری ہو جائے۔ اگر زمین ناہموار ہو تو اس کو ہموار کرنا بھی ضروری ہے اور پھر راونی کرکے دو دفعہ ہل و سہاگہ چلایا جائے۔

شرح بیج:

4 کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔ اس کا بیج خشخاش کے دانے سے تقریباً تین گنا بڑا ہوتا ہے۔ اجوائن کی فصل سے ریکارڈ پیداوار لینے کیلئے 100 فیصد پیوریٹی کی گارنٹی کے ساتھ شاندار جرمینیشن والا اعلیٰ کوالٹی بیج اجوائن کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پیلٹ فارم پر دستیاب ہے منگوانے کیلئے آپ کسی بھی وقت واٹس ایپ 03226780242 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

طریقہ کاشت:

اجوائن کی کاشت خشک اور وتر دونوں طریقوں سے ہو سکتی ہے۔ خشک بجائی کی صورت میں ڈیڑھ، ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنائی جاتی ہیں اور ان کے اوپر ایک فٹ کے فاصلے پر بیج کی چٹکیاں لگائی جاتی ہیں۔ بیج چونکہ بہت چھوٹے سائز کا ہوتا ہے اس لئے اگر اس کو باریک مٹی یا پولٹری فارم کی باریک ویسٹ یا ساڑھے بارہ کلوگرام کرسٹل دانے دار ہائبرڈ مکا پوٹاش میں ملا کر استعمال کیا جائے تو بیج کم مقدار میں استعمال ہوگا۔ اس طریقہ بجائی میں بیج بونے کے فوراً بعد کھیت کو پانی دے دیا جاتا ہے۔ پانی اتنی مقدار میں دیا جائے کہ صرف اس کی نمی کھیلیوں کے اوپر تک باآسانی پہنچ جائے اور پانی کھیلیوں کے اوپر نہ چڑھے کیونکہ اس سے زمین کی سطح پر کرنڈ بن جانے سے بیج اگ نہیں سکتا اور یوں پودوں کی تعداد کم رہ جائے گی۔ دوسرا طریقہ وتر میں کاشت کرنے کا ہے۔ اس میں زمین کو پانی دینے کے بعد جب وتر آجائے تو ہل و سہاگہ چلا کر زمین کو تیار کرلیا جاتا ہے اور پھر ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر کاٹن ڈرل یا ہینڈ ڈرل سے اس کی بجائی کرلی جاتی ہے۔ بجائی کرتے وقت دیکھ لینا چاہئے کہ زمین میں نمی کافی مقدار میں موجود ہے کیونکہ تر وتر میں بیج کی روئیدگی اچھی ہوتی ہے اور خشک وتر میں بیج کی جرمینیشن بہت ہی کم ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ چونکہ یہ بیج بہت باریک ہوتا ہے اس لئے بیج زمین میں آدھ یا پون انچ سے زیادہ گہرا نہیں جانا چاہئے کیونکہ بیج زیادہ گہرا بونے کی صورت میں اس کا اگاؤ کمزور رہے گا۔ اچھے وتر میں لگایا ہوا بیج دس بارہ روز کے بعد اگاؤ مکمل کرجاتا ہے۔

وقت کاشت:

اس کی بجائی ستمبر کے آخری ہفتے سے شروع کر کے 15 نومبر تک مکمل کرلینی چاہئے۔ جوں جوں بجائی میں دیر ہوگی اسی حساب سے پیداوار کم رہے گی۔

چھدرائی کرنا:

جب پودے تین یا چار انچ اونچے ہو جائیں تو ان کی چھدرائی کر دینی چاہئے۔ چھدرائی اس طرح کرنی چاہئے کہ پودوں کا باہمی فاصلہ تقریباً 5 سے 6 انچ رہے۔ جب پودے چار یا پانچ انچ کے ہو جائیں تو پھر دوبارہ ان کی چھدرائی کر دینی چاہئے اور پودے کا درمیانی فاصلہ 9 انچ سے 12 انچ تک کر دینا چاہیے۔ زرخیز زمین میں پودے سے پودے کا فاصلہ بارہ انچ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

فرٹیلائزر پلان:

زمین کی تیاری کے دوران 2 بیگ مارک 6 کھاد، 2 بیگ ڈی اے پی بمبی، 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس اور آدھا بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش زمین پر چھٹہ کر کے فصل کاشت کردیں

لیکوئیڈ پوٹاش کین 30- اور اینٹی فراسٹ لیتھل کا سپرے:

شدید سردی شروع ہونے سے دو تین ہفتے پہلے 1

لٹر لیکوئیڈ پوٹاش کین 30- اور 1 لٹر انیٹی فراسٹ لیتھل 100 لٹر پانی میں حل کر کے فی ایکڑ سپرے کریں جس سے پودوں کی جڑوں میں لگنے والی فنگس ختم ہو جاتی ہے، پودے کورے کے نقصان سے محفوظ رہتے ہیں اور کورے کے دنوں میں بھی پودوں کی بڑھوتری تیزی سے جاری رہتی ہے اور فصل پیلاہٹ کا شکار نہیں ہوتی اور پودے لش گرین رہتے ہیں اور پیداوار میں بھی شاندار اضافہ ہوتا ہے۔

دانا موٹا وزنی اور چمکدار:

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دانے موٹے وزنی اور چمکدار ہوں اور پیداوار میں بھی شاندار اضافہ ہو تو دوسرے پانی پر 5 کلو گرام فی ایکڑ سلفوتار پلس 80 فیصد سلفر ضرور فلڈ کریں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

دو دفعہ گوڈی کر دینی چاہیے تاکہ جڑی بوٹیاں ختم ہو جائیں۔ اگر اس کی کاشت کے 24 گھنٹوں کے اندر اندر پینڈی میتھالین کا سپرے کر دیا جائے تو فصل میں جڑی بوٹیاں نہیں اگتیں۔

برداشت:

مارچ کے آخر یا اپریل میں فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے اور اس کو برداشت کر لیا جاتا ہے۔ پودے کی کٹائی آہستہ آہستہ کرنی چاہیے تاکہ اس کے ڈوڈے جو کہ بیج سے بھرے ہوتے ہیں اور ان کے منہ پر ایک ڈھیلا سا ڈھکنا ہوتا ہے وہ ٹوٹ نہ جائے۔ ڈوڈہ ٹوٹ جانے کی صورت میں اس کا سارا بیج زمین پر گر جاتا ہے اور بیج انتہائی چھوٹا ہونے کی وجہ سے اکٹھا کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

پیداوار:

اجوائن کی پیداوار 10 سے 15 من فی ایکڑ آ جاتی ہے۔

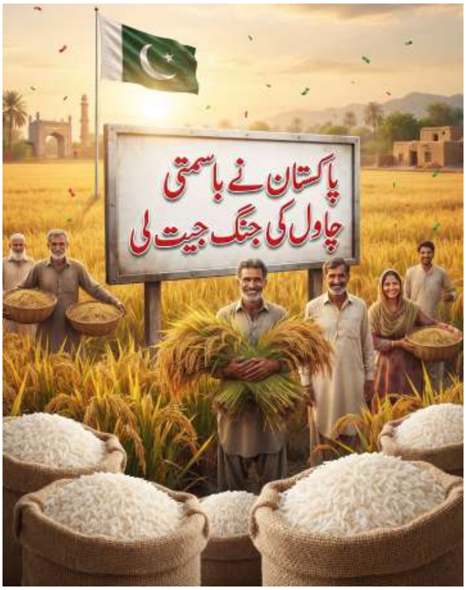

آسٹریلوی عدالت نے پاکستان کا مؤقف درست تسلیم کرتے ہوئے بھارتی اپیل مسترد کر دی! پاکستان نے عالمی سطح پر باسمتی چاول کے قانونی اور تجارتی حقوق کی معرکہ آرائی میں ایک بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے جس کے بعد بھارت کا باسمتی پر اجارہ داری قائم کرنے کا خواب دھرے کا دھرا رہ گیا۔ آسٹریلیا کی وفاقی عدالت کے اس تاریخی فیصلے سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ باسمتی چاول کی پیداوار اور اس کے نام کے استعمال کا حق صرف بھارت تک محدود نہیں بلکہ پاکستان بھی اس کا برابر کا حصہ دار اور قانونی مالک ہے۔ آسٹریلین حکام اور وفاقی عدالت نے واضح کیا کہ انڈین باسمتی، پاکستان میں قانونی طور پر پیدا اور فروخت ہونے والے باسمتی سے الگ نہیں ہے۔ اس لئے اس نام کے حقوق کسی ایک ملک کو نہیں دیئے جا سکتے۔ 11 ستمبر 2020 کو انڈیا نے یورپی یونین میں باسمتی کے جی آئی (GI) ٹیگ کیلئے درخواست دی۔ پاکستان نے 5 اکتوبر 2020 کو اس کی شدید مخالفت کا اعلان کیا اور 7 دسمبر 2020 کو رسمی نوٹس جاری کیا۔ 5 مارچ 2021 کو پاکستان کی درخواست قبول کی گئی اور دونوں ممالک کو مذاکرات کی ہدایت کی گئی لیکن مسئلہ حل نہ ہو سکا۔ مارچ 2021 میں

انڈین حکومت کے مطابق انڈیا برطانیہ، جنوبی افریقہ، نیوزی لینڈ اور کینیا سمیت 19 ممالک سے باسمتی کا جی آئی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ ماہرین لسانیات کے مطابق لفظ باسمتی "واس" (مہک) اور "مایپ" (بہت گتھے ہوئے) کا مرکب ہے۔ بعد میں مایپ سے "متی" بنا جس کا ایک مطلب ملکہ بھی لیا جاتا ہے یعنی "خوشبو کی ملکہ" آکسفورڈ ڈکشنری میں بھی اس کا مطلب خوشبو یا مہک درج ہے۔ امریکہ میں رائس ٹیک کمپنی کے خلاف کیس کے دوران انڈیا نے 50,000 صفحات پر مشتمل دستاویزات جمع کرائیں جن میں دعویٰ کیا گیا کہ باسمتی کی پیداوار 18 ویں صدی کی مشہور محبت کی داستان سوہنی مہیوال کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ انڈین زرعی ماہرین کے مطابق باسمتی کا تذکرہ "اتھر وید" میں ملتا ہے اور اس کے آثار قدیمہ کے شواہد ہڑپہ اور موہنجوداڑو کی کھدائی سے ملے ہیں جو اب پاکستان کے صوبوں پنجاب اور سندھ میں واقع ہیں۔ انڈیا دنیا کا تقریباً 65 فیصد باسمتی برآمد کرتا ہے۔ سال 2019 میں انڈیا نے 44.5 لاکھ ٹن باسمتی برآمد کیا جس کی مالیت 31 ہزار کروڑ روپے تھی۔ انڈیا کے باسمتی کا 70 فیصد حصہ خلیجی ممالک سعودی عرب، ایران، عراق، متحدہ عرب امارات، کویت اور یمن خریدتے ہیں جبکہ پاکستان سالانہ 800 ملین سے 1 ارب ڈالر کا باسمتی چاول برآمد کرتا ہے۔ پاکستانی باسمتی کا 40 فیصد حصہ یورپی یونین کے ممالک کو جاتا ہے جبکہ باقی آسٹریلیا اور خلیجی ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے۔ چونکہ عالمی منڈی میں ان دونوں کے مقابلے پر کوئی تیسرا ملک نہیں ہے، اس لئے باسمتی پر تجارتی اور معاشی حق حاصل کرنے کیلئے دونوں ممالک کے درمیان شدید مقابلہ جاری ہے۔

Back to Fehrist Page

اس قسط میں ہم آپ کو بھیڑ بکریوں کی متوازن خوراک کے متعلق بتائیں گے تاکہ آپ مناسب چارہ جات اور ونڈے کو استعمال کرکے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں آپ کے جانور صحت مند رہیں اور خوشحال رہیں تاکہ فارمر کو زیادہ سے زیادہ منافع حاصل ہو۔

بھیڑ بکریوں کی غذائی ضروریات کا جائزہ لیں گے کہ بھیڑ بکریوں کی غذائی ضروریات ان کی عمر، وزن، اور جنس پیداواری حالت جیسا کہ دودھ دینا یا حمل اور موسم کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہیں ان جانوروں کی صحیح غذائی ضروریات پورا کرنے کیلئے خوراک میں توازن قائم کرنا ضروری ہے تاکہ ان کی صحت بہتر ہو اور وہ زیادہ پیداوار دے سکیں۔

پروٹین:

پروٹین جانوروں کی نشوونما، دودھ کی پیداوار اور حمل کے دوران ضروری ہوتی ہے۔ پروٹین کی کمی سے پیداوار میں کمی آسکتی ہے اور جانور کی قوت مدافعت کمزور ہو سکتی ہے۔ پروٹین کے اہم ذرائع میں سبز گھاس، تلسی جوار اور دیگر اناج شامل ہیں۔

کاربوہائیڈریٹس:

کاربوہائیڈریٹس، جانوروں کو توانائی فراہم کرتے ہیں یہ ان کی روز مرہ کے جسمانی افعال کیلئے ضروری ہیں اور ان کی جسمانی نشوونما اور توانائی کیلئے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ چاول کی چھلکا، مکئی، "جو" اور دیگر اناج اس کا اہم ذریعہ ہے۔

چکنائیاں:

چکنائیاں بھی توانائی فراہم کرتی ہیں اور یہ جگر اور دیگر اندرونی اعضاء کی مضبوطی کیلئے ضروری ہیں۔ گھاس اور دیگر سبز پودے ان کی اہم غذائی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

معدنیات:

معدنیات جیسا کہ کیلشیم، فاسفورس اور میگنیشیم ہڈیوں کی صحت، دودھ کی پیداوار اور دیگر جسمانی افعال کیلئے ضروری ہیں۔ معدنیات کی کمی سے ہڈیوں کی کمزوری، دودھ کی پیداوار میں کمی اور دیگر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

وٹامن:

وٹامن جیسا کہ وٹامن اے، ڈی اور ای جانوروں کی صحت اور تولیدی صلاحیت کو بہتر بناتے ہیں۔ ان کی کمی سے مختلف بیماریوں اور جسمانی مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔

پاکستان میں دستیاب گھریلو خوراک پاکستان میں بھیڑ بکریوں کیلئے مختلف قسم کی گھریلو خوراک دستیاب ہے جو ان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔

گھاس:

گھاس پاکستان میں بھیڑوں بکریوں کی اہم خوراک ہے۔ یہ قدرتی طور پر وافر مقدار میں موجود ہوتی ہے اور جانوروں کو توانائی، پروٹین اور منرلز فراہم کرتی ہے۔

اناج:

پاکستان میں مختلف قسم کے اناج دستیاب ہیں جیسا کہ جوار مکئی گندم اور چاول کا چھلکا یہ جانوروں کو توانائی، پروٹین اور معدنیات فراہم کرتے ہیں۔ اناج کو مختلف طریقوں سے خوراک میں شامل کیا جاسکتا ہے جیسا کہ دانہ یا چورا بنا کر

سبز پتوں کی خوراک:

سبز پتے جیسا کہ تلسی ملوٹی، وٹی اور دیگر پودے جانوروں کی صحت کیلئے ضروری وٹامن اور معدنیات فراہم کرتے ہیں۔ یہ خاص طور پر دودھ دینے والی بکریوں کیلئے انتہائی فائدہ مند ہیں۔ ان میں بیر، کیکر، دیسی کیکر وغیرہ شامل ہیں۔

چراگاہیں:

پاکستان میں کھیتوں کی باقیات جیسا کہ گندم کے تنکے، جوار کے پتے اور دیگر اجناس کی باقیات جانوروں کی خوراک کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ یہ غذائی اجناس کا اچھا ذریعہ ہیں اور کسانوں کیلئے سستے اور آسان طریقے ہیں۔

درختوں کے پتے:

درختوں کے پتے جیسا کہ کھجور کے پتے، آم کے پتے وغیرہ بھی بکریوں اور بھیڑوں کی خوراک کا حصہ بن سکتے ہیں۔ یہ اضافی معدنیات اور وٹامنز فراہم کرتے ہیں۔

خوراک میں توازن کی اہمیت:

خوراک میں توازن کا مطلب ہے کہ مختلف غذائی اجزاء جیسا کہ پروٹین، چربی، کاربوہائیڈریٹس، وٹامنز، منرلز اور معدنیات کا حصہ تناسب سے موجود ہو۔ اس تناسب کو برقرار رکھنا ضروری ہے تاکہ بھیڑوں اور بکریوں کی صحت برقرار رہے اور وہ زیادہ پیداوار دے سکیں۔

دودھ کی پیداوار:

اگر جانوروں کو مناسب پروٹین، وٹامن اور معدنیات نہ ملیں تو دودھ کی پیداوار کم ہو سکتی ہے۔ دودھ دینے والی بکریوں کیلئے پروٹین اور کیلشیم کی مقدار اہم ہے۔

جسمانی صحت اور تولید:

غذائی توازن جسمانی صحت اور تولید کیلئے بہت ضروری ہے۔ حاملہ بکریوں اور بھیڑوں کیلئے اضافی پروٹین اور معدنیات کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ صحت مند بچے پیدا کر سکیں۔

بیماریوں سے بچاؤ:

غذائی اجزاء میں توازن ہونے سے جانوروں کی قوت مدافعت مضبوط ہوتی ہے جس سے بیماریوں

کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

معدنیات اور وٹامنز کی ضرورت:

معدنیات اور وٹامنز جانوروں کی صحت اور پیداوار کیلئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ معدنیات اور کیلشیم ہڈیوں کی مضبوطی کیلئے ضروری ہیں۔ دودھ دینے والی بکریوں کیلئے کیلشیم کی زیادہ مقدار ضروری ہوتی ہے۔

فاسفورس:

فاسفورس ہڈیوں کی صحت اور توانائی کی پیداوار کیلئے اہم ہے۔

میگنیشیم:

عضلات کی صحت اور جگر کے افعال کیلئے میگنیشیم بہت ہی ضروری ہے۔

سوڈیم اور کلورین:

جسم میں غذائی توازن کیلئے سوڈیم اور کلورین کا استعمال ضروری ہے۔

وٹامنز کا کمال:

وٹامن اے نظر اور جلد کی صحت کیلئے ضروری ہے۔ وٹامن بی توانائی کی پیداوار اور نظام انہضام کی صحت کیلئے ضروری ہیں۔ وٹامن ڈی ہڈیوں کی صحت اور کیلشیم کے جذبے کیلئے ضروری ہے۔ وٹامن ای جسم میں قدرتی مدافعت نظام کو مضبوط کرتا ہے۔

پانی کی اہمیت:

پانی بھیڑوں بکریوں کی صحت کیلئے انتہائی اہم ہے۔ پانی کی کمی سے جانور کی پیداواری صلاحیت میں کمی آسکتی ہے اور مختلف بیماریوں کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔ بھیڑ اور بکریوں کی باڑے میں ہر وقت صاف ستھرا اور تازہ پانی موجود ہونا چاہیے۔ آپ پانی میں تھوڑا سا نمک بھی ملا کے رکھ سکتے ہیں لیکن پانی ہر دو گھنٹے کے بعد تبدیل کرنا چاہیے تاکہ اس میں موسمیاتی اثرات داخل نہ ہوں جیسا کہ زیادہ گرمی میں پانی گرم ہو جاتا ہے اور زیادہ سردی میں پانی سرد ہو جاتا ہے۔ رات کے وقت ونڈے کے ساتھ پانی بالکل نہ رکھیں کیونکہ جانور پانی زیادہ پی جاتے ہیں اور ان کا نظام انہضام خراب ہو سکتا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر ایک

بکری یا بھیڑ کو 4 سے 6 لٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دودھ دینے والی بھیڑ بکریوں کو پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ پانی کا بروقت انتظام کریں۔ پانی کو صاف اور بیماریوں سے پاک رکھنا ضروری ہے تاکہ جانور بیمار نہ ہوں۔

پانی کی فراہمی کیلئے مختلف ذرائع جیسا کہ کھیتوں میں پانی کے ٹینک، نلکوں اور قدرتی پانی کے ذریعے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

موسم کا اثر:

گرمی کے موسم میں جانوروں کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ سردیوں میں پانی کی مقدار کم ہو سکتی ہے لیکن اس کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ جانوروں کو ہمیشہ تازہ پانی ملتا رہے۔

پاکستان میں بھیڑوں بکریوں کی غذائی ضروریات کا صحیح انتظام ان کی صحت اور پیداواری صلاحیت اور مجموعی کارکردگی پر براہ راست اثر ڈالتا ہے۔

غذائی توازن، معدنیات اور وٹامن کی مناسب مقدار اور پانی کا مناسب انتظام ان جانوروں کے کیلئے بہت ضروری ہے تاکہ وہ زیادہ پیداوار دے سکیں اور طویل مدت تک صحت مند رہیں۔

گندم کے دانے کا استعمال:

باڑے میں جب شام کے وقت بھیڑ بکریوں کو رکھیں تو عشاء کی نماز کے بعد کھرلیوں میں مناسب مقدار میں گندم کا دانہ ڈالیں جس کو کھا کر وہ ساری رات جگالی کرتی رہیں گی۔ اگر ان کا ونڈا دستیاب ہو تو ونڈا بھی تھوڑا تھوڑا لازمی دیں۔ جانوروں کی کھرلیوں میں مناسب مقدار میں نمک کے ڈھیلے ضرور رکھیں۔ جتنا وہ نمک کو چاٹیں گی اتنا وہ پانی پیتی رہیں گی جو زیادہ صحت مند ہونے کی علامت ہے۔ ثابت گندم دینے سے بھیڑ بکریوں کی صحت میں بہتری آتی ہے۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے دن کو چرا اچھا کے بکریوں کی خوراک پوری ہو جاتی ہے۔ ان کو ریسٹ کیلئے صحیح سائے دار جگہ میں دو تین گھنٹے گزارنے دیں تاکہ وہ جگالی کریں اور پھر شام کو آرام سے چرائی کر سکیں۔

مورنگا کا کردار:

مورنگا ایک اہم غذا ہے جس میں منرلز، وٹامنز، معدنیات اور پورے غذائی اجناس شامل ہیں۔ مورنگا ایک ترتیب سے کاشت کرنا چاہیے اور ان کو مناسب چرائی کیلئے فراہم کرنا چاہیے

مورنگا کی کاشت:

مورنگا ایک اہم فصل ہے جو کہ آج کل اس کا سیڈ عام مارکیٹ سے مل جاتا ہے یا آپ آن لائن کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم سے منگوا سکتے ہیں۔ آپ مورنگا کو کھیت میں لائن سے لائن ڈھائی فٹ کا فاصلہ اور پودے سے پودا چھ انچ کا فاصلہ لگا کے کاشت کر سکتے ہیں

نوٹ:

معزز کسان ورلڈ ممبران آپ سے گزارش ہے کہ بھیڑ بکریوں کی خوراک اور چارے کیلئے کسی بھی قسم کی معلومات کی ضرورت ہو تو آپ مجھ سے فون یا واٹس ایپ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

*****

Back to Fehrist Page

جلد: 17 شمارہ: 10
Monthly CPL No. 255 Lahore
KISANWORLD
https://kisanworldmagazine.com
اکتوبر 2026

فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ
ٹیگ کے ساتھ سرٹیفائیڈ بیج گندم

پیورٹی اور جرمینیشن
کی مکمل گارنٹی

سویرا 24	فلک 24
عروج 22	چمپئن 23
نواب 21	سبحانی 21
دلکش 20	اکبر 19
ایم ایچ 19	بھکر سٹار 19
فخر بھکر 17	فیصل آباد 8

کسان ورلڈ
MARKETING

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242